Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 15

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
40 پاؤنڈ یا 60 ڈالر
امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

19 جمادی الاوّل 1433 ہجری قمری۔ 12 شہادت 1391 ہش 12 اپریل 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کروگے اُس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ارشاد باری تعالیٰ

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ۬ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ ○

(سورہ ال عمران:93)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ ۔ مَامِنۡ یَّوۡمٍ یُّصۡبِحُ الۡعِبَادُ فِیۡهِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنۡزِلَانِ فَیَقُوۡلُ اَحَدُهُمَا ۔ اَللّٰهُمَّ اَعۡطِ مُنۡفِقًا خَلَفًا وَیَقُوۡلُ الۡاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اَعۡطِ مُمۡسِکًا تَلَفًا ۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اُترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔

عَنۡ خُرَیۡمِ بۡنِ فَاتِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: مَنۡ اَنۡفَقَ نَفَقَۃً فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَهٗ سَبۡعُ مِائَۃِ ضِعۡفٍ۔

(ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”مال کے ساتھ محبت نہیں چاہئے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ○۔ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے۔ جب تک کہ تم ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ آج کل کے حالات کا مقابلہ کیا جاوے تو اس زمانہ کی حالت پر افسوس آتا ہے کیونکہ جان سے پیاری کوئی شے نہیں اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔ تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے جان سب کو پیاری لگتی ہے۔ مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان قربان کردیں۔ (کلمہ طیبہ صفحہ ۱۴)

بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا کیونکہ نص صریح ہے۔ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ○ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کروگے اُس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اُٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہوسکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام مفت میں اُس درجہ تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کیلئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولا کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اُس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔ (بحوالہ تفسیر سورۃ آل عمران والنساء بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ 130-131 ایڈیشن 2004)

121 واں جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ 29-30 اور 31 دسمبر 2012ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 121 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29-30 اور 31 دسمبر 2012ء (بروز ہفتہ اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

www.akhbarbadrqadian.in منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 12 اپریل 2012

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے خوشہ چیں

قسط: دوم (آخری)

قارئین کرام گزشتہ قسط میں ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے خوشہ چینی کرنے والے بعض علماء کرام کے حوالہ جات پیش کر چکے ہیں آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظریہ جہاد اور اُس کے اثرات کے متعلق کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہام الٰہی سے تائید حاصل کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق اس بات کا اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں خونی جہاد اور خونی مہدی کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ زمانہ امن و صلح کا زمانہ ہے اور اسلام صلح و امن کے ذریعہ پھیلے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

”اس زمانہ میں جس میں ہم ہیں ظاہری جنگ کی مطلق ضرورت نہیں اور حاجت نہیں بلکہ آخری دنوں میں جنگ باطنی کے نمونے دکھانے مطلوب تھے اور روحانی مقابلہ زیر نظر تھا کیونکہ اس وقت باطنی ارتداد اور الحاد کی اشاعت کیلئے بڑے بڑے سامان اور اسلحہ بنائے گئے اس لئے اُن کا مقابلہ بھی اسی قسم کے اسلحہ سے ضروری ہے کیونکہ آج کل امن و امان کا زمانہ ہے اور ہم کو ہر طرح کی آسائش اور امن حاصل ہے۔ آزادی سے ہر آدمی اپنے مذہب کی اشاعت اور تبلیغ اور احکام کی بجا آوری کر سکتا ہے۔ پھر اسلام جو امن کا سچا حامی ہے بلکہ حقیقتاً امن اور سلم اور آشتی کا اشاعت کنندہ ہی اسلام ہے کیونکر اس زمانہ امن و آزادی میں اُس پہلے نمونہ کو دکھانا ناپسند کر سکتا تھا؟ پس آج کل وہی دُوسرا نمونہ یعنی روحانی مجاہدہ مطلوب ہے۔

(بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ 37 ایڈیشن 2003 مطبوعہ)

اسی طرح آپ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ”میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور درد مندوں کے ہمدرد بنیں زمین پر صلح پھیلاویں کہ اس سے اُن کا دین پھیلے گا“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 3 صفحہ 233)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس بات کا اعلان آج سے ایک صدی پیشتر فرمایا تھا آج مسلم دانشور و علماء مجبور ہو کر اُسے قبول کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہی آخری راستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے روشن ہوا ہے۔ صلح و امن کے اس نظریہ کی تائید ہندوستان کے مشہور عالم دین مولانا وحید الدین خان اپنے رسالہ ”الرسالہ“ مارچ 2012ء میں کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”موجودہ زمانے میں اسلام کی تصویر ایک متشددانہ مذہب کی بن گئی ہے۔ انیسویں صدی اور بیسویں صدی میں اسلام کی یہی منفی تصویر ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اب اکیسویں صدی میں آخری طور پر وہ وقت آگیا ہے جب کہ اسلام کی پر امن تصویر دنیا کے سامنے آئے۔“ (صفحہ 10)

امن کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”قرآن کی سورۃ النساء میں ارشاد ہوا (الصلح الخیرا (4:127) یعنی صلح بہت زیادہ خیر ہے۔ صلح کیا ہے صلح دراصل امن کے نتیجے کا دوسرا نام ہے جہاں صلح ہے وہاں امن ہے جہاں صلح نہیں وہاں امن بھی نہیں“ صفحہ ۱۱۔ نیز تشدد جہاد کرنے والوں کو مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ:

”موجودہ زمانے میں جن مقامات پر جہاد کے نام پر تشدد کا کلچر چلایا گیا وہاں فرض کے درجے ہی ضروری ہے کہ ایسے لوگ اٹھیں جو اُس کا اصلاح کی کوشش کریں جوان مسلمانوں کو ان کی غلطی سے آگاہ کریں جوان کو تشدد سے امن کی طرف بلائیں جوان کو بتائیں کہ تمہارا کام لوگوں کو حق کی طرف دعوت دینا ہے نہ کہ ان سے ٹکراؤ کرنا۔ تمہارا ایمانی فریضہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ مدد کا سلوک کرو نہ کہ دشمنی کا سلوک۔ تم کو چاہیئے کہ تم اپنے ماحول میں خیر خواہی کا کلچر چلاؤ نہ کہ نفرت اور رقابت کا کلچر۔ (صفحہ 57)

قارئین اسی طرح وارث مظہری صاحب معروف کالم نگار اپنے مضمون ”مسلمانوں کو عفریت سمجھنے کے اسباب“ مطبوعہ روزنامہ بلند کشمیر مورخہ 22 فروری 2012 کے صفحہ 5 میں جہاد کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

”مغرب سمیت دنیا کے بعض حصوں میں اسلام فوبیا کی صورت حال گزشتہ چند سالوں کے درمیان کافی شدت اختیار کر چکی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں سے نفرت اور عداوت کے واقعات بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ بلا شبہ افسوس ناک واقعہ ہے اور اسلام اور مسلمانوں کے حق میں اس کے لئے نقصانات واضح طور پر نظر آ رہے ہیں۔ تاہم غور و خوض کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وہ کیا اسباب ہیں کہ جن سے اسلام سے خوف کھانے اور مسلمانوں کو عفریت کی حیثیت سے دیکھنے والی نفسیات کو تقویت حاصل ہو رہی ہے۔؟ کیا ان اسباب میں بعض وہ اسباب بھی شامل ہیں جو خود مسلمانوں سے بھی تعلق رکھتے ہیں؟ اگر غیر جانب داری اور خود احتسابی جذبہ کے ساتھ جائزہ لینے کی کوشش کی جائے تو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی مذہبی سیاسی فکر و عمل کی بعض کمزوریاں بھی اس کا ایک بڑا سبب بن رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلم سیاسی فکر کا وہ حصہ جو اجتہاد و قیاس پر مبنی ہے موجودہ دور میں اس کی معنویت باقی نہیں رہی، اس پر از سر نو غور و فکر کی ضرورت ہے۔ لیکن ایک بڑے طبقے کی طرف سے اس کی حقانیت پر بے جا اصرار سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ حالانکہ اصولی طور پر اجتہادی مسائل میں ہمیشہ غور و فکر کی ضرورت رہتی ہے ان نظریات میں سے ایک جہاد کا روایتی نظریہ ہے۔ جس کے تحت مسلمان اہل فکر و عمل کے ایک طبقے نے ہر قسم کے تشدد پسندی کو موجودہ دور میں جواز فراہم کر دیا ہے جس کی وجہ سے اسلام اور اسلامی شریعت کو موجودہ دور کے سر پر لٹکتی ہوئی خطرے کی تلوار تصور کیا جانے لگا ہے۔۔۔۔

اسلام فوبیا کے تناظر میں مسلمانوں میں پائے جانے والے جہاد کے تصور کو سامنے رکھنا چاہیئے۔ سب سے بڑی چیز خود یہی جہاد کا تصور ہے۔ جہاد ایک جامع لفظ ہے امام راغب نے مفردات القرآن میں اس کے معنی یہ لکھے ہیں: ”کسی ایسے معاملے میں اپنی پوری قوت خرچ کرنا جو اس کے نفس پر شاق ہو (استفراغ الوسع فیما لا یرتضی) انہوں نے اس کی تین قسمیں کی ہیں۔ ظاہری دشمن کے ساتھ جہاد، شیطان کے ساتھ جہاد اور نفس کے ساتھ جہاد انہوں نے لکھا ہے کہ نفس کے ساتھ جہاد کی دلیل قرآن کی یہ دلیل ہے۔: ”اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں بھر پور جہاد کرو (الحج 178)“ لیکن غور کرنے کی بات ہے کہ موجودہ زمانہ میں جہاد کا جو تصور قتال کے ساتھ منسلک ہو کر رہ گیا ہے حالانکہ قتال جہاد کی ایک استثنائی صورت ہے جو دشمن کے ساتھ دفاع کے آخری مرحلہ میں، جب کوئی اور صورت باقی نہ رہ گئی ہو اختیار کی جاتی ہے۔ جہاد کے تعلق سے دوسری اہم بات ایک دفاعی عمل ہے، نہ کہ اقدامی۔ یعنی محض کفر کے استیصال یا اس کی شوکت توڑنے کے لئے جہاد کا کوئی جواز عقلاً اور شرعاً معلوم نہیں ہوتا۔ قرآن میں کہا گیا ہے تم لوگوں سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو (البقرہ 190) لیکن جہاد الطلب یا اقدامی جہاد کا تصور اسلام کے دور عروج میں بعض سیاسی مصلحتوں اور عہد کے اپنے مزاج اور ماحول کے مطابق اسلامی دنیا میں پروان چڑھا، وہ اسلامی فقہ کا اٹوٹ جزو بن کر رہ گیا اور اس پر سرے سے نظر ثانی کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی موجودہ دور کی اہم اور معتبر شخصیات میں علامہ یوسف قرضاوی ہی ہیں جنہوں نے دو جلدوں میں ”فقہ الجہاد“ لکھ کر باضابطہ طور پر پوری مضبوطی کے ساتھ اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی کہ اسلام میں جہاد صرف دفاع کے لئے ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر اقدامی جہاد کے روایتی فقہ کے اس تصور کو قبول کر لیا جائے کہ دشمن کی بغیر پیشگی جارحیت کے اسلامی حکومت کی توسیع، کفر کی طاقت کے خاتمے اور اس کی حکومت کو اپنے زیر نگیں کرنے کے لئے کسی بھی غیر مسلم حکومت کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے تو پھر مسلمان اور دوسری قوموں کے درمیان خوشگوار تعلقات کا تصور بھی کیوں کر کیا جا سکتا ہے؟۔۔۔

پچھلی دو تین دہائیوں کے دوران مختلف اسلامی اور غیر اسلامی ملکوں میں احیائیت پسند تحریکیں ابھر کر سامنے آئی ہیں وہ اسلامی دانش و بصیرت سے خالی تھیں۔ ان کی نفسیات دراصل مغرب کی استعماری اور امپیریل طاقتوں کے مسلم ممالک پر جارحانہ حملوں اور قبضوں کے ردعمل کی اساس پر تیار ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے اسلامی اکٹوزم میں جہاد و قتال کے ذریعے دشمن سے انتقام کو اولیت دی۔ اس وقت مغرب کے قلب میں حزب التحریر اور اس کے سیاسی عقائد کے حامل ایسی جماعتیں اور تنظیمیں موجود ہیں جو خود وہاں بھی اسلامی حکومت و خلافت کے قیام اور شرعی قوانین کے نفاذ کا نعرہ بلند کرتی ہیں ایسے میں اسلام فوبیا کے مظہر کا پیدا ہونا اور اس کی سورۃ حال میں شدت آنا کوئی حیرت کی بات نہیں ہے۔“

قارئین ان تحریروں کو پھر دوبارہ پڑھئے اور غور کیجئے کیا یہ بالالفاظ دیگر وہی بات نہیں ہے جو امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام آج سے ایک صدی قبل بیان فرما چکے تھے کہ:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور جدال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(تحفہ گولڑویہ)

قارئین کرام آخر میں ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کو اُس کے حقیقی موعود کو پہچاننے اور اُس کی بیعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آج اسلام کی ترقی اور کامل غلبہ صرف اور صرف اس موعود امام مہدیؑ کی بیعت اور اُس کی جماعت سے جڑنے سے ہی وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کی اکثریت کو سمجھ و فہم عطا فرمائے۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

خطبہ جمعہ

سورۃ فاتحہ کے مضامین سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح اس سورۃ کے مضامین کو اپنی تحریرات میں مختلف جگہوں پر کھول کر ہمارے سامنے بیان فرمایا ہے، وہ یقیناً ہم پر یہ ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم اُس کو سمجھنے کی کوشش کریں اس کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کریں تاکہ ہم اپنی ذات پر اس مضمون کو جاری کر کے اس سے فیضیاب ہو سکیں۔

سورۃ فاتحہ کا تدبر بھی اور مکمل قرآنِ کریم پر تدبر کے رستے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رہنما اصولوں کے پیچھے چلنے سے ہی ہمیں مل سکتے ہیں۔

مکرمہ فتح بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب مرحوم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی اور مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی غلام رسول صاحب معلم اصلاح وارشاد پاکستان کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ 10 رفروری 2012ء بمطابق 10 رتبلیغ 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

سورۃ فاتحہ ایک ایسی سورۃ ہے جسے ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں۔ احادیث میں جہاں اس کے بہت سے نام اور فضائل بیان ہوئے ہیں وہاں ایک روایت میں اس کا نام سورۃ الصلوٰۃ بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے صلوٰۃ یعنی سورۃ فاتحہ کو اپنے اور بندے کے درمیان نصف نصف کر کے تقسیم کر دیا ہے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحہ فی کل رکعۃ... حدیث نمبر 878)

یعنی آدھی سورۃ میں صفاتِ الٰہیہ کا ذکر ہے اور آدھی سورۃ میں بندے کے حق میں دعا ہے۔

پس یہ اس کی ایسی اہمیت ہے جسے ہر نماز پڑھنے والے کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر بھی غور کرتے ہوئے اُن سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی جائے۔ اور اسی طرح اس پر غور کر کے اس کی دعاؤں سے فیض پانے کے لئے ہر نماز کی ہر رکعت میں اسے بڑے غور سے پڑھنا چاہئے۔ اسی طرح یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اس سورۃ کا اس زمانے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے اس سے بھی بہت نسبت ہے۔ پرانے صحیفوں میں بھی اس حوالے سے اس کا ذکر موجود ہے اور خود سورۃ فاتحہ کا مضمون بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت کے انعامات اور اس کے حصول اور اس زمانے کے شر اور گمراہی سے بچنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس اس لحاظ سے آجکل کے مسلمانوں کے لئے اس کی بڑی اہمیت ہونی چاہئے۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمان علماء نے قوم کو اس حد تک اپنے قابو میں کر لیا ہے، اس حد تک اُن کی غور کرنے کی صلاحیت کو ختم کر دیا ہے کہ وہ اس بات پر غور کرنے کی طرف توجہ دینے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔ اس کی وجہ سے اُن میں سے عموماً عامۃ المسلمین کی اکثریت یہ غور کرنا نہیں چاہتی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسی تعداد بھی ہے جو سوچتی ہے، غور کرتی ہے اور مسیح و مہدی کی ضرورت کو سمجھتی ہے۔

پس یہ لوگ جو مولوی کے ہاتھ چڑھے ہوئے ہیں انہیں یہ مولوی اور یہ نام نہاد علماء تو شر اور گمراہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ پس جب ہر دردمند دل رکھنے والا انسان اس بات کا اظہار کرتا ہے اور ان میں یہ احساس تو ہے کہ شر، شرک اور گمراہی کا دور دورہ ہے اور یہ ہر جگہ ہمیں پھیلتی نظر آ رہی ہے اور اس کے دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کسی خاص بندے کی ضرورت ہے تو پھر تلاش بھی کرنا چاہئے کہ وہ بندہ کہیں آ تو نہیں گیا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وہ خاص بندہ آ چکا ہے، لیکن اکثریت جیسا کہ میں نے کہا علماء کے پیچھے چل کر اُسے ماننے کو تیار نہیں یا خوف کی وجہ سے ماننے کو تیار نہیں۔ پس علماء کو بھی اور عوام الناس کو بھی خدا تعالیٰ سے رہنمائی لینی چاہئے اور اپنی ضد چھوڑ دینی چاہئے۔ بہرحال ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے اور وہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ پہنچاتے رہیں گے، اپنا کام کرتے چلے جائیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم احمدیوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کی طرف منسوب ہوتے ہیں، ہمیں بھی اپنا علم و عرفان بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سورۃ فاتحہ کے مضامین سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح اس سورۃ کے مضامین کو مختلف جگہوں پر اپنی تحریرات میں کھول کر ہمارے سامنے بیان فرمایا ہے، وہ یقیناً ہم پر یہ ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم اُس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کریں تاکہ ہم اپنی ذات پر اس مضمون کو جاری کر کے اس سے فیضیاب ہو سکیں۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں سورۃ فاتحہ کی دوسری آیت یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بعد جو آیت ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اس کے حوالے پیش کروں گا۔ آپ نے اس آیت کے اندر سموئے ہوئے مختلف مضامین کو مختلف رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ یہ چند حوالے جو میں نے لئے ہیں، یہ آپؑ کے اس آیت کے بارے میں وہ چند پہلو ہیں جو آپ کے علمی و روحانی خزانے میں موجود ہیں، جن کی نشاندہی آپ نے فرمائی ہے اور اس کے علاوہ بھی صرف اس ایک آیت کے اور بیشمار حوالے بھی ہیں۔ یقیناً ان کو پڑھنے سے، سننے سے علم و عرفان بڑھتا ہے۔ لیکن ایک مرتبہ سننے سے نہ ہی اس کے گہرے مطالب تک انسان پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ پہنچا جا سکے۔ اس کو سمجھنے کے لئے اپنا مطالعہ بھی ضروری ہے تبھی ہم زمانے کے امام کے اِن روحانی خزائن کا صحیح فہم اور ادراک حاصل کر سکیں گے اور اس سے استفادہ کر سکیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کی مختصر وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تمام محامد اس ذات معبود برحق مستجمع جمیع صفات کاملہ کو ثابت ہیں'' (یعنی تمام حمد جو ہے، تعریف ہے، وہ اللہ تعالیٰ پر ہی ثابت ہوتی ہے جس میں تمام صفات جمع ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جس میں یہ صفات کامل طور پر پائی جا سکتی ہیں۔) فرمایا ''جمیع صفات کاملہ کو ثابت ہیں جس کا نام اللہ ہے۔ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ قرآن شریف کی اصطلاح میں اللہ اس ذات کامل کا نام ہے کہ جو معبود برحق اور مستجمع جمیع صفات کاملہ اور تمام رزائل سے منزہ'' (تمام صفات کا مجموعہ ہے اور تمام قسم کی کمزوریاں، کمیاں، گھٹیا چیزیں اُن سے وہ پاک ہے) ''اور واحد لاشریک اور مبدء جمیع فیوض ہے''۔ (تمام فیض جو ہیں اُسی سے پھوٹتے ہیں) ''کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک قرآن شریف میں اپنے نام اللہ کو تمام دوسرے اسماء وصفات کا موصوف ٹھہرایا ہے''

(یعنی اللہ تعالیٰ کا جو نام ہے اُس میں جو دوسری تمام صفات ہیں، وہ موجود ہیں۔ صرف ایک اللہ کے نام میں اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی دوسری صفات ہیں، وہ پائی جاتی ہیں)"اور کسی جگہ کسی دوسرے اسم کو یہ رتبہ نہیں دیا۔ پس اللہ کے اسم کو بوجہ موصوفیت تامہ" (یعنی کامل طور پر اُن صفات کا حامل ہونے کی وجہ سے)"ان تمام صفتوں پر دلالت ہے جن کا وہ موصوف ہے۔ اور چونکہ وہ جمیع اسماء اور صفات کا موصوف ہے اس لئے اس کا مفہوم یہ ہوا کہ وہ جمیع صفات کاملہ پر مشتمل ہے"۔ (یعنی اللہ کا جو نام اللہ ہے تو اس لفظ میں جو تمام صفات ہیں یہ مکمل طور پر جمع ہو گئی ہیں)۔ فرمایا کہ "پس خلاصہ مطلب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا یہ نکلا کہ تمام اقسام حمد کے کیا باعتبار ظاہر کے اور کیا باعتبار باطن کے اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے اللہ سے مخصوص ہیں اور اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ اور نیز جس قدر محامد صحیحہ اور کمالات تامہ کو عقل کسی عاقل کی سوچ سکتی ہے" (یعنی جو کچھ بھی صحیح حمد اور تعریف ہوسکتی ہے، جو کوئی کمالات انتہا تک پہنچ سکتے ہیں، جو کوئی عقل مند انسان سوچ سکتا ہے)"یا فکر کسی متفکر کا ذہن میں لاسکتا ہے۔ وہ سب خوبیاں اللہ تعالیٰ میں موجود ہیں۔ اور کوئی ایسی خوبی نہیں کہ عقل اس خوبی کے امکان پر شہادت دے مگر اللہ تعالیٰ بدقسمت انسان کی طرح اس خوبی سے محروم ہو"۔ (یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی خوبی جو انسان سوچ سکتا ہے، یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ انسان کی عقل گواہی دے کہ یہ خوبی ہے اور اللہ تعالیٰ ایک انسان کی طرح اُس سے محروم ہو) فرمایا "بلکہ کسی عاقل کی عقل ایسی خوبی پیش ہی نہیں کرسکتی کہ جو خدا میں نہ پائی جائے"۔ (انسان کی سوچ تو محدود ہے، وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتی، اُن صفات کا احاطہ بھی نہیں کرسکتی) فرمایا "جہاں تک انسان زیادہ سے زیادہ خوبیاں سوچ سکتا ہے وہ سب اس میں موجود ہیں اور اس کو اپنی ذات اور صفات اور محامد میں من کل الوجوہ کمال حاصل ہے اور رزائل سے بکلی منزہ ہے"۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 436-435 حاشیہ نمبر 11)

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے۔ اُس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ جو صفات، جو تیرے نام میرے علم میں ہیں، اُن کی بھی خیر چاہتا ہوں اور جو میرے علم میں نہیں اُن کی بھی خیر چاہتا ہوں۔

(الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی) صفحہ 1760 تفسیر سورۃ النحل زیر آیت نمبر 13۔ مطبوعہ دار ابن حزم، بیروت 2004ء)

پس انسان تو اللہ تعالیٰ کی صفات کا، ناموں کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔

پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کی اس مختصر تشریح کے بعد اَلْحَمْد کے معنے مزید کھول کر بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

"واضح ہو کہ حمد اُس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی مستحقِ تعریف کے اچھے فعل پر کی جائے۔ نیز ایسے انعام کنندہ کی مدح کا نام ہے جس نے اپنے ارادہ سے انعام کیا ہو۔ اور اپنی مشیئت کے مطابق احسان کیا ہو"۔ (تعریف اُس کی کی جاتی ہے جو انعام دینے والا ہے۔ جس نے اپنے ارادہ سے اور اپنی مشیئت کے مطابق انعام دیا ہو، مشیئت اور مرضی تو صرف خدا تعالیٰ کی ہی ہوتی ہے جو چلتی ہے، اُس کے مطابق احسان کیا ہو)"اور حقیقت حمد کما حقہٗ صرف اسی ذات کے لئے متحقق ہوتی ہے جو تمام فیوض و انوار کا مبدء ہو" (تمام فیض اُس سے پھوٹ رہے ہوں)"اور علیٰ وجہ البصیرت کسی پر احسان کرے، نہ کہ غیر شعوری طور پر یا کسی مجبوری سے"۔ (سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے، علم رکھتے ہوئے پھر احسان کرتا ہے۔ غیر شعوری طور پر نہیں یا کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں کرتا)"اور حمد کے یہ معنی صرف خدائے خبیر و بصیر کی ذات میں ہی پائے جاتے ہیں۔ اور وہی محسن ہے اور اوّل و آخر میں سب احسان اسی کی طرف سے ہیں۔ اور سب تعریف اسی کے لئے ہے اِس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی۔ اور ہر حمد جو اس کے غیروں کے متعلق کی جائے اس کا مرجع بھی وہی ہے"۔

(اردو ترجمہ عربی عبارت اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 130-129 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 75-74)

(یعنی کوئی بھی تعریف جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کی کی جاتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہی ہے۔ غیر اللہ کی حمد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ خوبیوں اور صفات کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ اُن خصوصیات کی وجہ سے کی جاتی ہے یا کسی اچھے کام کی وجہ سے کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہی صفات کا پرتَو بنتے ہوئے اُس نے کی یا اللہ تعالیٰ کے رحیمیّت یا رحمانیت نے اُس میں اپنا اثر ڈالتے ہوئے اُس کو اس قابل بنایا کہ وہ کسی کے کام آئے اور پھر وہ شخص اس قابل ہوا کہ جس کے وہ کام آیا اُس کی تعریف کر سکے۔ گویا کہ ہر کام کی جو بنیاد ہے، جو کوئی بھی شخص دنیا میں کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے کرسکتا ہے۔ اس لئے پھر آخری تعریف جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے۔)

پھر اس بارے میں آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ:

"حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی صاحبِ اقتدار شریف ہستی کے اچھے کاموں پر اس کی تعظیم و تکریم کے ارادہ سے زبان سے کی جائے۔ اور کامل ترین حمد ربّ جلیل سے مخصوص ہے۔ اور ہر قسم کی حمد کا مرجع خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہمارا وہ رب ہے جو گمراہوں کو ہدایت دینے والا اور ذلیل لوگوں کو عزت بخشنے والا ہے۔ اور وہ محمودوں کا محمود ہے۔ (یعنی وہ ہستیاں جو خود قابل حمد ہیں وہ سب اس کی حمد میں لگی ہوئی ہیں)"۔

(اردو ترجمہ عربی عبارت از کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 106 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 76)

پس جیسا کہ میں نے کہا، سب کچھ اُس کی طرف ہی لوٹتا ہے۔ آپ نے یہ فرمایا کہ گمراہوں کو ہدایت دینے والا ہے۔ جب گمراہوں کو ہدایت دیتا ہے تو نتیجۃً ہدایت پانے والا خدا تعالیٰ کی طرف جھکے گا اور اُس کی حمد کرے گا۔ دنیا کی نظر میں جو ذلیل لوگ ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت پاتے ہیں۔ جیسا کے انبیاء کا طریق ہے۔ کہتے ہیں تمہارے ماننے والے تو ہمیں بادیٔ النظر میں ذلیل لوگ نظر آتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایک وقت میں ایسے حالات بدلتا ہے کہ وہی فرعون زندگی کی بھیک مانگتا ہے۔ وہی مکّہ کے سردار اپنی جان کی امان مانگتے ہیں۔ اور یہ بات مومنین کو پھر ایک حقیقی حمد کی طرف متوجہ کرتی ہے، اُس کا ادراک دلاتی ہے۔ اسی طرح اس زمانے میں بھی جو آجکل سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے، یہ ذلیل ہیں، یہ حقیر سے لوگ ہیں ہم ان سے یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے ساتھ ساتھ اپنی قدرت تو دکھا رہا ہے لیکن ایک وقت آئے گا جب یہ لوگ ختم ہو جائیں گے۔

خلاصہ اس کا یہ بنا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد میں یہ بھی اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کامل تعریف کیا گیا ہے اور کامل تعریف کرنے والا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد ہی ہے جو تمام عزتوں کا منبع ہے اور ایک مومن کا کام ہے کہ اس حمد کا ادراک حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے۔

حمد کے لفظ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو حمد سے کیوں شروع کیا؟ اس میں کیا حکمت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو حمد سے شروع کیا ہے، نہ کہ شکر اور مدح سے۔ کیونکہ لفظ حمد ان دونوں الفاظ کے مفہوم پر پوری طرح حاوی ہے اور وہ ان کا قائمقام ہوتا ہے مگر اس میں اصلاح، آرائش اور زیبائش کا مفہوم ان سے زاید ہے"۔ (خوبصورتی بھی ہے، حسن بھی ہے، اصلاح بھی ہے)۔ "چونکہ کفّار بلا وجہ اپنے بتوں کی حمد کیا کرتے تھے اور وہ ان کی مدح کے لئے حمد کے لفظ کو اختیار کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ معبود تمام عطایا اور انعامات کے سرچشمہ ہیں اور سخیوں میں سے ہیں۔ اسی طرح اُن کے مُردوں کی ماتم کرنے والیوں کی طرف سے مفاخر شماری کے وقت بلکہ میدانوں میں بھی" (مطلب کہ بڑے فخر سے اُن کے ذکر کئے جاتے تھے)"اور ضیافتوں کے مواقع پر بھی اسی طرح حمد کی جاتی تھی جس طرح اس رازق متولّی اور ضامن اللہ تعالیٰ کی حمد کی جانی چاہئے۔ اس لئے یہ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) ایسے لوگوں اور دوسرے تمام مشرکوں کی تردید ہے۔ اور فراست سے کام لینے والوں کے لئے (اس میں) نصیحت ہے۔ اور ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ بت پرستوں، یہودیوں، عیسائیوں اور دوسرے تمام مشرکوں کو سرزنش کرتا ہے۔ گویا وہ یہ کہتا ہے کہ اے مشرکو! تم اپنے شرکاء کی کیوں حمد کرتے ہو اور اپنے بزرگوں کی تعریف بڑھا چڑھا کر کیوں کرتے ہو؟ کیا وہ تمہارے ربّ ہیں جنہوں نے تمہاری اور تمہاری اولاد کی پرورش کی ہے یا وہ ایسے رحم کرنے والے ہیں جو تم پر ترس کھاتے ہیں اور تمہاری مصیبتوں کو دور کرتے ہیں اور تمہارے دکھوں اور تکلیفوں کی روک تھام کرتے ہیں۔ یا جو بھلائی تمہیں مل چکی ہے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یا مصائب کی میل کچیل تمہارے وجود سے دھوتے ہیں اور تمہاری بیماری کا علاج کرتے ہیں؟ کیا وہ جزا سزا کے دن کے مالک ہیں؟ نہیں۔ بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ ہی ہے جو خوشیوں کی تکمیل کرنے، ہدایت کے اسباب مہیا کرنے، دعائیں قبول کرنے اور دشمنوں سے نجات دینے کے ذریعہ تم پر رحم فرماتا اور تمہاری پرورش کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کو ضرور اجر عطا کرے گا"۔

(اردو ترجمہ عربی عبارت از کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 107 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 77-76)

پھر اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ ہمارا خدا کامل خدا ہے اور صفاتِ کاملہ اور تمام قسم کی تعریفوں کا اللہ تعالیٰ ہی مستحق ہے اور وہ اُس میں جمع ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"اور اس کے ساتھ ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں ایک یہ اشارہ بھی ہے کہ جو معرفت باری تعالیٰ کے معاملہ میں اپنے بد اعمال سے ہلاک ہوا یا اس کے سوا کسی اور کو معبود بنالیا تو سمجھو کہ وہ شخص خدا تعالیٰ کے کمالات کی طرف سے اپنی توجہ پھیر لینے، اس کے عجائبات کا نظارہ نہ کرنے اور جو امور اس کی شایان شان ہیں ان سے باطل پرستوں کی طرح غفلت برتنے کے نتیجہ میں ہلاک ہوگیا"۔ (اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں کی، کسی اور کو معبود بنالیا، کسی شخص کو خدا تعالیٰ کے کمالات کا حاصل کرنے والا بنالیا تو وہ ہلاک ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کی جو شان ہے وہ پوری طرح اُس کے سامنے نہیں آئی، مخفی ہوگئی یا دوسرے کو اُس نے اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کرلیا تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی کہ ایسا شخص ہلاک ہو جائے گا۔) فرمایا "کیا تُو نصاریٰ کو نہیں دیکھتا کہ انہیں توحید کی دعوت دی گئی تو انہیں اسی بیماری نے ہلاک کیا اور ان کے گمراہ کرنے والے نفس اور پھسلا دینے والی خواہشات نے ان کے لئے (یہ گمراہ کن) خیال خوبصورت کر کے دکھا دیا اور انہوں نے ایک (عاجز) بندے کو خدا بنالیا۔ اور گمراہی اور جہالت کی شراب پی لی۔ اللہ تعالیٰ کے کمال اور اس کی صفات ذاتیہ کو بھول گئے اور اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں تراش لیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے شایان شان کمالات پر گہری نظر ڈالتے تو ان کی عقل خطا نہ کرتی اور وہ ہلاک ہونے والوں میں سے نہ ہو جاتے۔ پس یہاں اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ کی معرفت کے بارہ میں غلطی سے بچانے والا قانون یہ ہے کہ اس کے کمالات پر پورا غور کیا جائے اور اس کی ذات کے لائق صفات کی جستجو کی جائے" (اُس کی صفات کا ادراک حاصل کیا جائے، اُس کو تلاش کیا جائے)"اور ان صفات کا ورد کیا

جائے“ (بار بار دہرایا جائے) ”جو ہر مادی عطیہ سے بہتر اور ہر مدد سے مناسب تر ہیں اور اس نے اپنے کاموں سے جو صفات ثابت کی ہیں یعنی اس کی قوت، اس کی طاقت، اس کا غلبہ اور اس کی سخاوت کا تصور کیا جائے۔ پس اس بات کو یاد رکھو اور لا پرواہ مت بنو اور جان لو کہ ربوبیت ساری کی ساری اللہ کے لئے ہے اور رحمانیت ساری کی ساری اللہ کے لئے ہے اور رحیمیت ساری کی ساری اللہ کے لئے ہے اور جزا سزا کے دن کامل حکومت اللہ کے لئے ہے۔ پس اے مخاطب! اپنے پرورش کنندہ کی اطاعت سے انکار نہ کر اور موحد مسلمانوں میں سے بن جا۔ پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ وہ (پہلی صفت کے زوال کے بعد) کسی نئی صفت کو اختیار کرنے اور اپنی شان کے تبدیل ہونے اور کسی عیب کے لاحق ہونے اور نقص کے بعد خوبی کے پانے سے پاک ہے“۔ (یعنی کوئی نقص اُس میں پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے نئی خوبی کا سوال ہی نہیں۔ اُس میں خوبیاں ہی خوبیاں ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ پہلے کوئی خوبی تھی تو اُس میں بہتری آ گئی) ”بلکہ اس کے لئے اول و آخر اور ظاہر و باطن میں ابدالآباد تک حمد ثابت ہے۔ اور جو اس کے خلاف کہے وہ حق سے برگشتہ ہو کر کافروں میں سے ہوگیا“۔

(اردو ترجمہ عربی عبارت از کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 109-108 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 79 تا 81)

پس اللہ تعالیٰ تمام نقائص سے پاک ہے۔ جو اُس کی صفات کا صحیح ادراک نہیں کرتا وہ تباہی کے گڑھے میں گرتا ہے۔ تمام پہلی قوموں کی تباہی اسی لئے ہوئی کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی صفات کو نہیں پہچانا اور شرک میں پڑ گئے اور اگر پہچان لیا تو بھول گئے۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ان کا معبود وہ ہے جس کے لئے سب حمد ہے، آپ فرماتے ہیں کہ:

”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے لفظ میں مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ جب اُن سے سوال کیا جائے اور اُن سے پوچھا جائے کہ اُن کا معبود کون ہے؟ تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ یہ جواب دے کہ میرا معبود وہ ہے جس کے لئے سب حمد ہے اور کسی قسم کا کوئی کمال اور قدرت ایسی نہیں مگر وہ اس کے لئے ثابت ہے۔ پس تو بھولنے والوں میں سے نہ بن“۔

(اردو ترجمہ عربی عبارت از کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 100 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 82)

تو صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ منہ سے کہہ دینا کافی نہیں، جب بھی اَلْحَمْد کہی جائے تو فوراً خیال اس طرف پھرنا چاہئے کہ میرا ایک معبود ہے۔ ایک خدا ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور عبادت اس لئے کرتا ہوں کہ وہ میرا ربّ ہے۔ میرا اللہ ہے۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”اس سورۃ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع کیا گیا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک حمد اور تعریف اس ذات کے لئے مسلّم ہے جس کا نام اللہ ہے اور اس فقرہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے اس لئے شروع کیا گیا کہ اصل مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت روح کے جوش اور طبیعت کی کشش سے ہو اور ایسی کشش جو عشق اور محبت سے بھری ہوئی ہو ہرگز کسی کی نسبت پیدا نہیں ہوسکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ وہ شخص ایسی کامل خوبیوں کا جامع ہے جن کے ملاحظہ سے بے اختیار دل تعریف کرنے لگتا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ کامل تعریف دو قسم کی خوبیوں کے لئے ہوتی ہے۔ ایک کمال حسن اور ایک کمال احسان“ (یعنی کسی میں خوبصورتی ہو تب تعریف کی جاتی ہے یا کسی کا کسی پر احسان ہو تب اُس کی تعریف کی جاتی ہے) ”اور اگر کسی میں دونوں خوبیاں جمع ہوں تو پھر اس کے لئے دل فدا اور شیدا ہو جاتا ہے۔ اور قرآن شریف کا بڑا مطلب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دونوں قسم کی خوبیاں حق کے طالبوں پر ظاہر کرے تا اس بے مثل و مانند ذات کی طرف لوگ کھینچے جائیں اور روح کے جوش اور کشش سے اس کی بندگی کریں۔ اس لئے پہلی سورۃ میں ہی یہ نہایت لطیف نقشہ دکھلانا چاہا ہے کہ وہ خدا جس کی طرف قرآن بلاتا ہے وہ کیسی خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔ سو اسی غرض سے اس سورۃ کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع کیا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ سب تعریفیں اس کی ذات کے لئے لائق ہیں جس کا نام اللہ ہے“۔ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 247)

پس اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ذات ہے جس میں حسن و احسان جمع ہیں۔ اس لئے الحمد للہ سے شروع کیا گیا۔ اس میں بڑی وضاحت سے ایک جگہ آپ نے بیان فرمایا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حسن کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسان کیا ہیں۔ لیکن وہ ایک مضمون علیحدہ ہے یہاں صرف مختصر بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا حسن یہ ہے کہ تمام قسم کی خوبیاں اُس میں پائی جاتی ہیں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ وہ تمام صفاتِ کاملہ کا جامع ہے۔ تمام صفات اُس میں جمع ہیں اور اُس کے احسان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار بڑے بنیادی اصول اس سورۃ کے مطابق بتائے ہیں جن کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔ اُس کا پہلا احسان یہ ہے کہ وہ ربّ ہے۔ یعنی پیدا کر کے پھر اُس کے مطابق اُس کے مطلوبہ مقام تک کی انتہا تک لے جاتا ہے۔ اُس کی پرورش کرتا ہے۔ دوسرا احسان یہ ہے کہ اُس کی صفتِ رحمانیت ہے جو دوسرا احسان ہے، جس کے مطابق اُس نے ہر جاندار کو طاقتیں عطا فرمائی ہیں اور اُس کی ضروریات کے مطابق اُس کی بقا کے سامان مہیا فرمائے ہیں۔ اور انسان کو اس میں سے سب سے زیادہ حصہ دیا ہے۔ تیسرا احسان یہ ہے کہ جو اُس کی صفتِ رحیمیت ہے کہ دعاؤں اور اعمالِ صالحہ کو قبول کرتا ہے اور بلاؤں اور آفات سے محفوظ رکھتا ہے، ان کا بدلہ دیتا ہے۔ چوتھا احسان اُس کا مالکیتِ یوم الدین ہے جس کے تحت وہ اپنے خاص فضل سے نوازتا ہے۔ جس طرح چاہے اور جتنا چاہے عطا فرماتا ہے۔ اعمال کو پھل لگاتا ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کے فضل سے لگتے ہیں۔ (ماخوذ از ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ نمبر 248 تا 251)

تو یہ چار احسان ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں جن کا مختصر ذکر میں نے کیا ہے۔ پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ ربّ العالمین میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گمراہی کے بعد ہدایت کا دور لے کر آتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

”اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے قول رَبِّ الْعَالَمِیْنَ میں اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اسی کی طرف سے ہے اور زمین پر جو بھی ہدایت یافتہ جماعتیں یا گمراہ اور خطا کار گروہ پائے جاتے ہیں وہ سب عالمین میں شامل ہیں۔ کبھی گمراہی، کفر، فسق اور اعتدال کو ترک کرنے کا ”عالَم“ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ زمین ظلم و جور سے بھر جاتی ہے اور لوگ خدائے ذوالجلال کے راستوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ نہ وہ عبودیت کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور نہ ربوبیت کا حق ادا کرتے ہیں“۔ (نہ بندگی کا حق ادا کرنے کی حقیقت اُن کے سامنے ہوتی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے کا حق ادا کیا جاتا ہے) فرمایا کہ ”زمانہ ایک تاریک رات کی طرح ہو جاتا ہے اور دین اس مصیبت کے نیچے روندا جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک اور ”عالَم“ لے آتا ہے تب یہ زمین ایک دوسری زمین سے بدل دی جاتی ہے اور ایک نئی تقدیر آسمان سے نازل ہوتی ہے اور لوگوں کو عارف (شناسا) دل اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے ناطق (گویا) زبانیں عطا ہوتی ہیں“۔ (بولنے والی زبانیں عطا کی جاتی ہیں)۔ ”پس وہ اپنے نفوس کو خدا تعالیٰ کے حضور ایک پامال راستہ کی طرح بنا لیتے ہیں۔ اور خوف اور امید کے ساتھ اس کی طرف آتے ہیں۔ ایسی نگاہ کے ساتھ جو حیا کی وجہ سے نیچی ہوتی ہیں اور ایسے چہروں کے ساتھ جو قبلہ حاجات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور بندگی میں ایسی ہمت کے ساتھ جو بلندی کی چوٹی کو دستک دے رہی ہوتی ہے“۔

(اردو ترجمہ عربی عبارت از اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 132-131 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 93-92)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں ذکر کیا ہے کہ ایک اور عالَم لے آتا ہے۔ تب یہ زمین ایک دوسری زمین سے بدل دی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام بھی ہوا تھا۔ کشفی رنگ میں آپ نے دیکھا کہ آپ نے فرمایا کہ ”میں نے ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں“۔ اس پر اُس زمانے میں مولویوں نے بڑا شور مچایا کہ دیکھو خدائی کا دعویٰ کر دیا ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ یہ خدائی کا دعویٰ نہیں ہے۔ مطلب یہ تھا کہ ”خدا تعالیٰ میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے“۔

(ماخوذ از چشمہ مسیحی روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 376-375 حاشیہ)

یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کرنے والے ہیں۔ عبودیت کا حق ادا کرنے والے ہیں اور ربوبیت کی پہچان کرنے والے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ:

”ایسی نگاہ کے ساتھ جو حیا کی وجہ سے نیچی ہوتی ہیں اور ایسے چہروں کے ساتھ جو قبلہ حاجات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور بندگی میں ایسی ہمت کے ساتھ جو بلندی کی چوٹی کو دستک دے رہی ہوتی ہے“۔ (انسان کی جو بندگی ہے اُس میں لگ جاتے ہیں۔ اُس کا حق اس طرح ادا کرتے ہیں جو انتہائی درجے کا حق ہے۔) ”ایسے وقتوں میں اُن لوگوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ جب معاملہ گمراہی کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے اور حالت کے بدل جانے سے لوگ درندوں اور چوپایوں کی طرح ہو جاتے ہیں تو اُس وقت رحمتِ الٰہی اور عنایتِ ازلی تقاضا کرتی ہے کہ آسمان میں ایسا وجود پیدا کیا جائے جو تاریکی کو دور کرے اور ابلیس نے جو عمارتیں تعمیر کی ہیں اور خیمے لگائے ہیں انہیں منہدم کر دے۔ تب خدائے رحمان کی طرف سے ایک امام نازل ہوتا ہے تا کہ وہ شیطانی لشکروں کا مقابلہ کرے“۔ (جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا۔ آپؑ نے کشف میں دیکھا تھا) فرمایا ”اور یہ دونوں (رحمانی اور شیطانی) لشکر برسرِ پیکار رہتے ہیں“۔ (ایک رحمانی لشکر ہوتا ہے، ایک شیطانی لشکر ہوتا ہے، آپس میں اُن کی جنگ جاری ہو جاتی ہے) ”اور ان کو وہی دیکھتا ہے جس کو دو آنکھیں عطا کی گئی ہوں“۔ (یعنی کہ نظر سے دیکھنے والا، بصیرت کی نظر رکھنے والا دیکھ سکتا ہے، خدا تعالیٰ کی صحیح بندگی ادا کرنے والا دیکھ سکتا ہے۔ اُس کی ربوبیت کو پہچاننے والا دیکھ سکتا ہے) ”یہاں تک کہ باطل کی گردنوں میں طوق پڑ جاتے ہیں اور امورِ باطلہ کی سراب نما دلیلیں معدوم ہو جاتی ہیں۔ پس وہ امام دشمنوں پر ہمیشہ غالب اور ہدایت یافتہ گروہ کا مددگار رہتا ہے۔ ہدایت کے علَم بلند کرتا ہے اور پرہیزگاری کے اوقات و اجتماعات کو زندہ کرنے والا ہوتا ہے“۔ (پرہیزگاری، نیکی، تقویٰ کی باتیں، زیادہ وقت اس پر صرف ہوتے ہیں۔ ایسے اکٹھ ہوتے ہیں جہاں

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

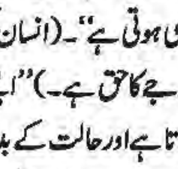

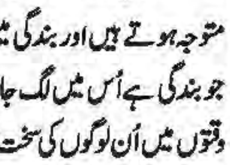

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

اللہ تعالیٰ کے ذکر ہو رہے ہوں۔ عبادت کی باتیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر ہوتا ہے۔)" یہاں تک کہ لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ اس نے کفر کے سرغنوں کو قید کر دیا ہے۔ اور ان کی مشکیں کس دی ہیں اور اس نے جھوٹ اور فریب کے درندوں کو گرفتار کر لیا ہے اور ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور اس نے بدعات کی عمارتوں کو گرا دیا ہے اور ان کے گنبدوں کو توڑ پھوڑ دیا ہے اور اس نے ایمان کے قلعہ کو اکٹھا کر دیا ہے اور اُس کے اسباب کو منظم کر دیا ہے۔ اُس نے آسمانی سلطنت کو مضبوط کیا ہے اور تمام رخنوں کو بند کر دیا ہے"۔

(اردو ترجمہ عربی عبارت از اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 132 تا 134 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 94-93)

پس آج جو نئی زمین اور نیا آسمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے پیدا ہوا، جس سے ہم بھی فائدہ اُٹھا رہے ہیں، ہمیں خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ تمام بدعات سے اپنے آپ کو بچانا ہے اور ایمانوں کو مضبوط کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اس کی ربوبیت کی صحیح پہچان کرنی ہے۔ تبھی ہم اس نئی زمین اور نئے آسمان سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ جب بندہ اپنے رب کو حقیقی رنگ میں پہچان لیتا ہے، اُس کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے لگتا ہے تو پھر وہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کا وہ ادراک پاتا ہے جو اُسے دوسروں سے ممتاز کر دیتا ہے۔ اس کی تفصیل میں آپ فرماتے ہیں کہ:

"اللہ پاک ذات نے اپنے قول رَبِّ الْعَالَمِیْنَ میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اور آسمانوں اور زمینوں میں اُسی کی حمد ہوتی ہے اور پھر حمد کرنے والے ہمیشہ اُس کی حمد میں لگے رہتے ہیں اور اپنی یادِ خدا میں محو رہتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں مگر ہر وقت اُس کی تسبیح و تحمید کرتی رہتی ہے۔ اور جب اُس کا کوئی بندہ اپنی خواہشات کا چولہ اُتار پھینکتا ہے، اپنے جذبات سے الگ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کی راہوں اور اُس کی عبادات میں فنا ہو جاتا ہے۔ اپنے اس رب کو پہچان لیتا ہے جس نے اپنی عنایات سے اُس کی پرورش کی، وہ اپنے تمام اوقات میں اُس کی حمد کرتا ہے اور اپنے پورے دل بلکہ اپنے (وجود کے) تمام ذرات سے اُس سے محبت کرتا ہے تو اس وقت وہ شخص عالَمین میں سے ایک عالَم بن جاتا ہے"۔

(اردو ترجمہ عربی عبارت از اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 138-137 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 96)

پھر آپ نے اس کی مثالیں دی ہیں اور فرمایا کہ عالَمین سے ایک عالم وہ ہے جس میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اور پھر آپ نے اپنے زمانے کی مثال بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے طالبوں پر رحم کر کے ایک اور گروہ پیدا کیا ہے جو مسیح موعود اور مہدی معہود کا گروہ ہے۔ پس جب ہم رب العالمین کے اس بھیجے ہوئے کے ساتھ منسلک ہو گئے ہیں تو ہمیں اس عالَم کا حصہ بننے کے لئے اپنی ترجیحات خالصۃً للہ کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہم ربّ العالمین کے انعامات سے فیض پانے والے بن سکیں۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ عالَمین میں کیا کچھ شامل ہے؟ عالمین کی تعریف کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ:

"عالَمین سے مراد مخلوق کو پیدا کرنے والے خدا کے سوا ہر ہستی ہے خواہ وہ عالَم اَرواح سے ہو یا عالَم اجسام سے" (روحیں ہیں یا جسم ہے، جو بھی ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز جو ہے وہ عالَمین میں شامل ہے) "اور خواہ وہ زمینی مخلوق سے ہو یا سورج چاند اور اُن کے علاوہ دیگر اجرام کی مانند (کوئی چیز) ہو۔ پس تمام عالَم جناب باری کی ربوبیت کے تحت داخل ہیں"۔

(اردو ترجمہ عربی عبارت از اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 139 تا 140 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 97)

پس جب سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے تحت ہے اور ہم جانتے بھی ہیں کہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو سب عالموں کا پرورش کرنے والا ہے لیکن پھر بھی ایسے مواقع آجاتے ہیں جب بعض اوقات بندہ بندوں کو اپنا ربّ اور رازق سمجھنے لگ جاتا ہے۔ معاشرے کے دباؤ میں آ کر دنیا داری غالب آ جاتی ہے، ایسے حالات میں ایک مومن کو فوراً اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور کوشش کرنی چاہئے اور جائزہ لیتے ہوئے توبہ اور استغفار سے کام لیتے ہوئے ربّ العالمین کی طرف لوٹنا چاہئے تا کہ جس نئی زمین میں ہم آباد ہوئے ہیں اور جس نئے آسمان کی چھت ہمارے اوپر ہے اُس سے ہم فیض پا سکیں۔

پھر رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کی وضاحت میں اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ ظاہری ضرورتوں کے ساتھ روحانی ضرورتیں بھی اللہ تعالیٰ پوری فرماتا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ:

"خدا تمام دنیا کا خدا ہے اور جس طرح اُس نے ظاہر جسمانی ضروریات اور تربیت کے واسطے مواد اور سامان تمام قسم کی مخلوق کے واسطے بلا کسی امتیاز کے مشترکہ طور سے پیدا کئے ہیں اور ہمارے اصول کے رو سے وہ ربّ العالمین ہے اور اُس نے اناج، ہوا، پانی، روشنی وغیرہ سامان تمام مخلوق کے واسطے بنائے ہیں اسی طرح سے وہ ہر ایک زمانہ میں ہر ایک قوم کی اصلاح کے واسطے وقتاً فوقتاً مصلح بھیجتا رہا ہے، جیسا کہ قرآن شریف میں ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (الفاطر:25)۔" (ملفوظات جلد 5 صفحہ 619۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جو بھیجتا رہا ہے تو اس زمانے میں بھی اس نے بھیجا۔

پھر ربّ العالمین کے اس پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کا فیض کسی خاص قوم سے خاص نہیں ہے آپ فرماتے ہیں کہ:

"خدا نے قرآنِ شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا ہے جو سورۃ فاتحہ میں ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ یعنی تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا ربّ ہے۔ عالم کے لفظ میں تمام مختلف قومیں اور مختلف زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں۔ اور اس آیت سے جو قرآنِ شریف شروع کیا گیا یہ درحقیقت اُن قوموں کا ردّ ہے جو خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت اور فیض کو اپنی ہی قوم تک محدود رکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو ایسا خیال کرتے ہیں کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کے بندے ہی نہیں اور گویا خدا نے اُن کو پیدا کر کے پھر ردّی کی طرح پھینک دیا ہے۔ یا اُن کو بھول گیا ہے اور یا (نعوذ باللہ) وہ اُس کے پیدا کردہ ہی نہیں"۔

(پیغام صلح۔ روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ نمبر 440)

پس جس طرح ربّ العالمین انسان کی پرورش کا مادی سامان مہیا فرماتا ہے، اسی طرح روحانی سامان بھی مہیا فرماتا ہے۔ یہ اُس کی ربوبیت ہے۔ جو اس سے انکار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت سے انکار کرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو اس زمانے میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھتے ہیں اور پھر مسیح موعود کا انکار کر رہے ہیں، انہیں بھی سوچنا چاہئے اور ہمیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بیعت کرنے کے بعد جیسا کہ میں نے کہا یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنی روحانیت اور تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

"لفظ حمد میں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اے (میرے) بندو! میری صفات سے مجھے شناخت کرو اور میرے کمالات سے مجھے پہچانو۔ میں ناقص ہستیوں کی مانند نہیں بلکہ میری حمد (کا مقام) انتہائی مبالغہ سے حمد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے۔ اور تم آسمانوں اور زمینوں میں کوئی قابل تعریف صفات نہیں پاؤ گے جو تمہیں میری ذات میں نہ مل سکیں۔ اور اگر تم میری قابل حمد صفات کو شمار کرنا چاہو تو تم ہرگز انہیں نہیں گن سکو گے۔ اگرچہ تم کتنا ہی جان توڑ کر سوچو اور اپنے کام میں مستغرق ہونے والوں کی طرح ان صفات کے بارہ میں کتنی ہی تکلیف اٹھاؤ۔ خوب سوچو کیا تمہیں کوئی ایسی حمد نظر آتی ہے جو میری ذات میں نہ پائی جاتی ہو۔ کیا تمہیں ایسے کمال کا سراغ ملتا ہے جو مجھ سے اور میری بارگاہ سے بعید ہو اور اگر تم ایسا گمان کرتے ہو تو تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں اور تم اندھوں میں سے ہو۔ بلکہ یقیناً میں (اللہ تعالیٰ) اپنی ستودہ صفات اور اپنے کمالات سے پہچانا جاتا ہوں" (یعنی وہ صفات جن کی تعریف کی جاتی ہے اور اپنے جو کمالات ہیں اُن سے پہچانا جاتا ہوں) "اور میری موسلا دھار بارش کا پتہ میری برکات کے بادلوں سے ہوتا ہے۔ پس جن لوگوں نے مجھے تمام صفات کاملہ اور تمام کمالات کا جامع یقین کیا اور انہوں نے جہاں جو کمال بھی دیکھا اور اپنے خیال کی انتہائی پرواز تک انہیں جو جلال بھی نظر آیا انہوں نے اسے میری طرف ہی نسبت دی۔ اور ہر عظمت جو ان کی عقلوں اور نظروں میں نمایاں ہوئی اور ہر قدرت جو اُن کے افکار کے آئینہ میں انہیں دکھائی دی" (ان کی فکروں کی سوچ جہاں تک تھی، اُس میں دکھائی دی) "انہوں نے اسے میری طرف ہی منسوب کیا۔ پس یہ ایسے لوگ ہیں جو میری معرفت کی راہوں پر گامزن ہیں۔ حق ان کے ساتھ ہے اور وہ کامیاب ہونے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت سے رکھے۔ اٹھو خدائے ذوالجلال کی صفات کی تلاش میں لگ جاؤ اور دانشمندوں اور غور وفکر کرنے والوں کی طرح ان میں سوچ و بچار اور اِمعانِ نظر سے کام لو"۔ (یعنی گہری نظر اور سوچ سے کام لو) "اچھی طرح دیکھ بھال کرو اور کمال کے ہر پہلو پر گہری نظر ڈالو۔ اور اس عالم کے ظاہر میں اور اس کے باطن میں اُسے اس طرح تلاش کرو جیسے ایک حریص انسان بڑی رغبت سے اپنی خواہشات کی تلاش میں لگا رہتا ہے۔ پس جب تم اس کے کمال تام کو پہنچ جاؤ اور اس کی خوشبو پا لو تو گویا تم نے اسی کو پا لیا اور یہ ایسا راز ہے جو صرف ہدایت کے طالبوں پر ہی کھلتا ہے۔ پس یہ تمہارا ربّ اور تمہارا آقا ہے جو خود کامل ہے اور تمام صفات کاملہ اور محامد کا جامع ہے۔ اس کو وہی شخص پہچان سکتا ہے جو سورۃ فاتحہ میں تدبر کرے اور دردمند دل کے ساتھ خدا تعالیٰ سے مدد مانگے۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ سے عہد باندھتے وقت اپنی نیت کو خالص کر لیتے ہیں اور اس سے عہد بیعت باندھتے ہیں اور اپنے نفوس کو ہر قسم کے بغض اور کینہ سے پاک کرتے ہیں ان پر اس سورۃ کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ فوراً صاحب بصیرت بن جاتے ہیں"۔ (اردو ترجمہ عربی عبارت از کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد نمبر صفحہ 7 نمبر 107 تا 108 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 1 صفحہ 77 تا 79)

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر یہ وہ مقام ہے جس کی ہمیں ہمیشہ تلاش کرنی چاہئے اور اُس تک پہنچنا چاہئے۔ سورۃ فاتحہ کا تدبر بھی اور مکمل قرآنِ کریم پر تدبر کے رستے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رہنما اصولوں کے پیچھے چلنے سے ہی ہمیں مل سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم آپ کی خواہش اور ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو اس

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے والے بن سکیں۔

آج میں نمازوں کے بعد دو جنازے بھی پڑھاؤں گا جو غائب جنازے ہیں۔ پہلا جنازہ مکرمہ فتح بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب مرحوم کا ہے۔ جو ربوہ میں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تھے۔ عرصہ ہوا مکرم احمد خان نسیم صاحب تو فوت ہو گئے، یہ اُن کی اہلیہ ہیں۔ ان کی 4رفروری کو وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بڑی نیک، دعا گو، نمازوں کی پابند اور تہجد گزار، تقویٰ شعار اور وفا شعار خاتون تھیں۔ قرآنِ کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کرنے والی تھیں۔ ان کے میاں مولانا احمد خان نسیم صاحب، جیسا کہ میں نے بتایا، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تھے۔ اُس میں عموماً دیہاتی جماعتیں یا بعض ایسے ضلعے شامل تھے جن میں زیادہ دیہاتی جماعتیں تھیں اور ضلع جھنگ اور سرگودھا کا ضلع ربوہ کے قریب ہونے کی وجہ سے وہاں کے احمدی اکثر ربوہ آجایا کرتے تھے اور حضرت مولوی احمد خان نسیم صاحب کا گھر اُن کو اپنا گھر ہی لگتا تھا۔ اُن کے بیٹے نے لکھا ہے کہ بعض دفعہ مختلف جگہوں سے پچاس پچاس مرد وزن کا قافلہ سفر کر کے پہنچ جاتا تھا، اور بڑی خندہ پیشانی سے یہ اُن کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ یہ لوگ بغیر اطلاع کے فوراً آتے۔ ہمارے معاشرے میں پتہ ہی ہے دیہاتی لوگ خاص طور پر اس طرح ہی کرتے ہیں، تو فوراً اُن کے لئے گرم گرم کھانا تیار کیا جاتا تھا۔ کبھی ان کے چہرے پر شکن نہیں آئی کہ یہ لوگ کس طرح آ گئے اور پھر یہ کہ ان لوگوں سے جو ایک تعلق قائم ہو گیا تھا تو انہوں نے اس تعلق کو مولوی صاحب کی وفات کے بعد بھی جاری رکھا اور لوگ اُسی طرح ان کے گھر آتے رہے۔ غرباء کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ کبھی اپنے بچوں سے کچھ نہیں لیا لیکن اُن کو یہ تلقین ضرور کیا کرتی تھیں کہ غریبوں کو دو۔ اپنی جو رقم پاس ہوتی، غریبوں، فقیروں اور یتیموں کو تقسیم کر دیا کرتی تھیں۔ کہتے ہیں ان کے گھر میں غریبوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ دکھ سکھ بانٹنے والی بھی ان کے پاس آجایا کرتی تھیں اور سب سے بڑی خوبی یہ کہ خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق تھا۔ ہمیشہ بچوں کو بھی اس کی تلقین کی۔ ان کے دلوں میں محبت پیدا کروائی اور اس کے لئے کوشش کرتی رہتی تھیں۔ موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ ان کے پیچھے تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار ہیں جن میں سے ایک بیٹے ان کے پاس تھے۔ ان کے دو بیٹے مکرم ناصر پروازی صاحب اور نسیم مہدی صاحب باہر ہیں جو امریکہ میں ہمارے مبلغ ہیں۔ پروازی صاحب بھی جنازے پر نہیں جا سکے اور نسیم مہدی صاحب بھی بعض وجہ سے نہیں جا سکے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ دے۔ نسیم مہدی صاحب ہمارے مبلغ سلسلہ ہیں اور یقیناً اُن کے لئے اُن کی والدہ کی دعائیں میدان میں بڑی کام آتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ آئندہ بھی یہ دعاؤں کے حامل بنتے رہیں۔

دوسرا جنازہ مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ کا ہے جو مکرم مولوی غلام رسول صاحب معلّم اصلاح وارشاد پاکستان کی اہلیہ تھیں۔ 9رفروری کو تقریباً سو سال کی عمر میں اُن کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ بھی بڑی نیک خاتون تھیں۔ دعا گو اور متوکل، انتہائی مالی تنگی کے حالات میں بھی بڑی وفا کے ساتھ اپنے خاوند کے ساتھ رہی ہیں۔ بڑی خود دار تھیں، کبھی کسی مالی تنگی کی حالت میں بھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلائے۔ خوش لباس تھیں۔ کوشش کرتی تھیں کہ کم میں زیادہ سے زیادہ اچھا گزارہ کریں۔ اٹھائیس سال تک رسول نگر میں رہی ہیں جو وہاں کی جماعتوں کا سینٹر تھا اور مرکزی مہمان بھی وہاں جایا کرتے تھے، دوسرے مہمان بھی آتے تھے۔ ان کا گھر مہمان خانے کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ بڑی خوش دلی سے اُن کی مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ 1974ء کے ہنگامے میں بچے اور عورتیں گھر میں تھے، کوئی مرد نہیں تھا تو یہ ساری ساری رات اپنی گھر کی شاہ نشین پر بیٹھ کر گھر میں جو ہتھیار موجود تھا اُس کے ساتھ پہرہ دیتی تھیں اور پھر جماعت کی غیرت، دین کی غیرت کا جذبہ بھی ان میں بڑا تھا۔ اسی فسادوں میں لوگوں نے مشورہ دیا کہ ان کے گھر کے باہر جو احمدیہ لائبریری لکھا ہوا ہے اس بینر کو، بورڈ کو اتار دیں جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بھی تحریر تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ اسی طرح لگا رہے گا۔ ہم کسی سے ڈر کر اپنے ہاتھوں سے اُسے نہیں اُتاریں گے۔ اسی طرح لجنہ کی صدر اور سیکرٹری لجنہ کے طور پر انہوں نے 1947ء سے 75ء تک توفیق پائی۔ غیر احمدی بچوں اور احمدی بچوں کو قرآنِ کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ نظامِ جماعت، نظامِ خلافت سے وابستہ رہنے کی خاص طور پر بہت تلقین کرتی تھیں۔ ان کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹے ان کے ہمارے واقفِ زندگی مبارک احمد ظفر صاحب ہیں جو یہاں لندن میں ایڈیشنل وکیل المال ہیں اور دوسرے مبشر احمد ظفر صاحب بھی واقفِ زندگی ہیں انہوں نے سروس کے بعد وقف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ دے اور مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ ابھی جیسا کہ میں نے کہا نمازوں کے بعد ان کا جنازہ ادا کیا جائے گا۔

Tanveer Akhtar 08010090714
Rahmat Eilahi 09990492230

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

مجاہدین تحریک جدید متوجہ ہوں

تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر 31 اکتوبر کو ختم ہوتا ہے اور جیسا کہ جماعتوں کو قبل ازیں بھی اطلاع دی جا چکی ہے کہ محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک کی طرف سے موصولہ ہدایت کے مطابق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2011.12 کے لئے انڈیا کی جماعتوں کو وعدہ و وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے ایک کروڑ پچھتر لاکھ 17500000 روپے کا ٹارگیٹ مرحمت فرمایا ہے۔ اس تعلق سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کردہ ماہ جنوری 2012ء کی ماہوار رپورٹ میں کارکنان وکالت مال کی مساعی کی تفصیل ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بابرکت ارشاد موصول ہوا کہ:

”ہمیشہ کی طرح ٹارگٹ سے بڑھ کر احباب کو قربانی کی توفیق دے اور ان کے کاموں اور کاروبار میں مزید برکت عطا فرمائے (آمین)“

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریک جدید کے سال نو کا پانچواں ماہ گزر رہا ہے۔ جب کہ اکثر جماعتوں کے وعدوں کے بالمقابل وصولی میں بہت کمی دکھائی دے رہی ہے جو کہ لمحہ فکریہ ہے۔ اس لئے عہدہ داران اور افراد جماعت کو اس طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”یاد رکھو کہ یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس لئے اسے وہ ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہوں میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اسے برکت دے گا پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب اور احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ عزت کا خاص مقام پائیں گے کیوں کہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا اللہ تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔“

(بحوالہ الفضل 30 نومبر 1939)

اللہ تعالیٰ جملہ مجاہدین تحریک جدید کے اموال اور نفوس میں برکتیں عطا فرمائے اور اپنے بے شمار افضال وانعامات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

منظوری سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2012

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے مورخہ 13-14-15 اکتوبر بروز ہفتہ، اتوار، سوموار تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ انصار بھائیوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ ابھی سے اجتماع میں شرکت کی تیاری شروع کر دیں۔ قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والا یہ اجتماع انصار کی تربیت کا اہم ذریعہ ہے۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

منظوری سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2012

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کیلئے مورخہ 9-10-11 اکتوبر بروز منگل، بدھ، جمعرات تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ لہٰذا ہندوستان بھر کے تمام زونل قائدین کرام اس اجتماع میں شرکت کی غرض سے ابھی سے اپنے زون رمجالس میں تیاری شروع کروادیں۔ اور زیادہ سے زیادہ خدام واطفال کو اس مرکزی اجتماع میں شمولیت کرنے کی تحریک کریں۔ قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والا ہے یہ اجتماع خدام واطفال کی تربیت کا اہم ذریعہ ہے۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

منظوری سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت 2012

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ بھارت و ناصرات الاحمدیہ کے 18ویں سالانہ اجتماع کیلئے مورخہ 9-10-11 اکتوبر بروز منگل، بدھ اور جمعرات کی تاریخوں کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ ممبرات لجنہ و ناصرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ ابھی سے اجتماع میں شرکت کی تیاری شروع کر دیں۔ قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والا یہ اجتماع لجنہ و ناصرات کی تربیت کا اہم ذریعہ ہے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2011

تزکیہ اموال۔اِلٰہی جماعتوں کا خاصّہ

خورشید احمد انور۔وکیل المال تحریک جدید۔قادیان

محترم صدر اجلاس اور سامعین کرام!

جلسہ سالانہ قادیان کی اس مبارک نشست میں خاکسار حسب ارشاد ’’تزکیہ اموال اِلٰہی جماعتوں کا خاصہ‘‘ کے موضوع پر آپ کی خدمت میں اپنی بساط کے مطابق چند معروضات پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا ہے۔

حاضرین کرام! دین فطرت ہونے کے ناطے یہ امتیاز صرف اسلام کو حاصل ہےکہ اس نے جہاں انسان کے جسمانی اور روحانی تزکیہ کے لئے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سورۃ الذاریات آیت: 57) کے پرحکمت قرآنی الفاظ میں پیدائش انسانی کی اصل غرض عبادت وذکر الٰہی بیان فرمائی ہے۔وہاں

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

(سورۃ آل عمران آیت: 93) کا ارشاد صادر فرما کر خدمت دین وانسانیت کے لئے اپنے محبوب ترین اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو بھی دینی فرائض کا ایک اہم حصہ قرار دیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے کم وبیش 20 مقامات پر مسلمانوں کو اعمال صالحہ بجالانے کی تلقین کے ضمن میں قیام نماز اور ادائیگی زکوٰۃ دونوں کو لازم پکڑنے کی یکجائی تاکید فرمائی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

(سورۃ البقرہ آیت: 111)

(ترجمہ) اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی بھی تم خود اپنی خاطر آگے بھیجتے ہو اُسے اللہ کے حضور موجود پاؤ گے۔یقیناً اللہ اس پر نظر رکھے ہوئے ہے جو تم کرتے ہو۔

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں قیام نماز اور ادائیگی زکوٰۃ دونوں اسلامی ارکان کا بدنی اور مالی عبادات کی سردار کے طور پر ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔واضح رہے کہ جس طرح وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ کے حکم میں فرائض، سنن اور نوافل سبھی شامل ہیں اسی طرح زکوٰۃ مفروضہ کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے صدقات، لازمی وطوعی چندہ جات اور انفاق فی سبیل اللہ کی مختلف صورتیں بھی وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ کے حکم کے تابع ہی شمار ہوتی ہیں۔عربی زبان میں زکوٰۃ کا مفہوم پاکیزگی اور نشوونما سے مرکب ہے۔بنا بریں جو مال بھی تزکیہ اور حصول برکت کی نیت سے خرچ کیا جائے زکوٰۃ ہی کے دائرہ میں آتا ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا ہے:۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(سورۃ التوبہ آیت: 103)

(ترجمہ) تُو ان کے مالوں میں سے صدقہ قبول کرلیا کر۔اس ذریعہ سے تُو انہیں پاک کرے گا اور ان کا تزکیہ کرے گا۔اور اُن کے لئے دعا کیا کر۔یقیناً تیری دعا اُن کے لئے سکینت کا موجب ہوگی۔اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

سامعین کرام! ارشاد نبوی اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ کے مطابق سب انسان اللہ تعالیٰ کے نزدیک برابری کا درجہ رکھتے ہیں۔اور حق ملکیت میں برابر کے شریک ہیں۔تاہم وہ اپنے وسائل اور استعدادوں کے لحاظ سے مقدار ملکیت میں مساوی نہیں ہیں۔اس تفاوت کی وجہ سے کسی کمزور، بے وسیلہ اور نادار کو اس کے پیدائشی حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ارشاد ربانی بھی یہی ہے کہ وَفِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (سورۃ الذاریات آیت: 20) یعنی اُمراء کے مالوں میں مانگنے والوں اور جو مانگ نہیں سکتے ان کا بھی حق ہے۔اور ادائیگی زکوٰۃ کی غرض بھی یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو ان کا جائز حق دلی بشاشت کے ساتھ ادا کیا جائے۔اسی مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

’’قرآن کریم میں اس امر کا اشارہ پایا جاتا ہے کہ زکوٰۃ کی غرض درحقیقت اُمراء کے مالوں کو پاک کرنا ہے۔یعنی ان کے مالوں میں جو ملک کے دوسرے لوگوں کی محنت اور اُن کے حقوق کا ایک حصہ شامل ہوگیا ہے اس کو ادا کرکے خالص اُن کا حق علیحدہ کردینے کے لئے یہ ٹیکس لگایا جاتا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ کہ لوگوں کے مالوں سے صدقہ لے اور اس طرح اُن کو پاک کر۔یعنی ان کے مال اس ذریعہ سے ہر قسم کی ملونی سے پاک ہوجائیں۔پھر فرماتا ہے، چاہئے کہ یہ مال اُمراءٔ سے وصول کئے جائیں اور ان سے غرباء کو ترقی کی طرف لے جایا جائے۔‘‘ (احمدیت یعنی حقیقی اسلام بحوالہ انوار العلوم جلد 8 صفحہ 307)

ادائیگی زکوٰۃ کی ایک اور حکمت بیان کرتے ہوئے حضورؓ فرماتے ہیں:۔

’’انسان جب مال کماتا ہے تو خواہ وہ کتنی ہی کوشش کرے کہ حرام مال اس کے مال میں شامل نہ ہو۔لیکن یہ بات بالکل ممکن ہے کہ غلطی سے ناجائز مال اس کے مال میں مل جائے۔مثلاً ایک سوداگر کپڑا بیچتا ہے۔اسے نہیں معلوم ہوتا کہ اس میں سوراخ ہیں۔اور کپڑا ناکارہ ہوچکا ہے۔وہ خریدار کو دے کر قیمت لے لیتا ہے۔اور گو اس سے غلطی سے ہی یہ کام ہوا ہے۔لیکن جو روپیہ اس کے پاس آیا ہے وہ اس کا حق نہیں۔اور وہ اس کا مالک نہیں۔مگر بے علمی کی وجہ سے ہی اس نے اس پر قبضہ کیا ہے۔اس مال کو کھا کر اس انسان کے گوشت و پوست میں کوئی برکت پیدا نہ ہوگی۔اور نہ اس کے دوسرے مال میں اس کے ذریعہ کوئی برکت ہوگی۔لیکن جب یہ شخص سال کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے مال میں سے ایک حصہ زکوٰۃ کا نکالتا رہے گا۔تو اس کا مال پاک ہوتا رہے گا۔اور اگر کوئی حصہ مال کا غیر طیب تھا تو وہ اس کی جان یا اس کے نفس پر خرچ نہ ہوگا۔بلکہ زکوٰۃ کے ذریعہ سے حقیقی مالک یعنی خدا تعالیٰ کے پاس واپس چلا جائے گا۔اور اس کا مال طیب رہے گا۔اور حلال مال کے کھانے اور استعمال کرنے سے اس کی ہر چیز میں برکت ہوگی۔‘‘

(برکات خلافت بحوالہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 225)

سامعین کرام! مومن چونکہ ہر آن اپنے مولا کی رضاء اور خوشنودی کا حریص ہوتا ہے۔اس لئے وہ عبادت وذکر الٰہی میں مداومت اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کے بھی کسی موقعہ کو کبھی رائیگاں نہیں جانے دیتا۔مومن کے اسی امتیازی وصف کو اجاگر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(سورۃ البقرہ آیات 3و4)

(ترجمہ) یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ہدایت دینے والی ہے اُن متقیوں کو جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم انہیں رزق دیتے ہیں اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(سورۃ الشوریٰ آیت 39)

(ترجمہ) اور جو اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔اور نماز قائم کرتی ہیں۔اور ان کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے۔اور اس میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

ان آیات کریمہ میں مومنین کی منجملہ دیگر خصوصیات کے ایک اہم خاصیت یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ نماز کی طرح انفاق فی سبیل اللہ کو بھی ایک عبادت سمجھ کر بجالاتے ہیں اور ان کے اس نیک عمل کے پس پردہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کی شکر گزاری اور اُس کے مزید فضلوں کی اُمید کارفرما ہوتی ہے۔

اس باب میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ اُسوہ یقیناً ہمارے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ایک روایت کے مطابق آپ کے اخلاق فاضلہ قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔اور انفاق فی سبیل اللہ کے باب میں بھی آپ کی سیرت مبارکہ قرآنی تعلیمات ہی کی عملی تفسیر تھی۔آپ نے تنگی اور فراخی دونوں زمانے پائے۔اور اِن دونوں زمانوں میں آپ کے اخلاق فاضلہ کھل کر دنیا کے سامنے آئے، آپ کی کیفیت ہمیشہ ایک ایسے مسافر کی رہی جو کچھ دیر کسی درخت کے سائے میں آرام کرنے کے بعد اپنی اگلی منزل کی طرف کوچ کرجاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا کی بے شمار دولتیں عطا فرمائیں۔مگر آپ نے ایک لحظہ کے لئے بھی انہیں اپنی تحویل میں رکھنا گوارہ نہیں کیا۔بلکہ جب بھی کوئی تحفہ، نذرانہ اور مال غنیمت آپ کی خدمت میں پیش ہوا۔آپ نے اُسے اُسی وقت راہ خدا میں لٹادیا۔اور اپنی وفات کے بعد بجز ایک خچر اور ایک تلوار کے کچھ بھی ترکہ نہیں چھوڑا۔

آپ کے اسی عظیم خلق کے بارے میں آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں:۔

’’اور جو اخلاق، کرم اور جود اور سخاوت اور ایثار اور فتوت اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اعراض عن الدنیا کے متعلق تھے وہ بھی آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک میں ایسے روشن اور تاباں اور درخشاں ہوئے کہ مسیح کیا دنیا میں آنحضرت ﷺ سے پہلے کوئی بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے اخلاق ایسی وضاحت تامّہ سے روشن ہوگئے ہوں۔کیونکہ خدا تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کھول دیئے۔آنجناب نے ان سب کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا۔اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا۔نہ کوئی عمارت بنائی، نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی۔بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی اپنی ساری عمر بسر کی۔سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نانِ جو یا فاقہ اختیار کیا۔دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا۔اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا۔‘‘

(براہین احمدیہ بحوالہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 289)

سامعین کرام! صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی چونکہ براہ راست آپ کی صحبت میں تربیت پائی تھی اس لئے جب بھی خدا اور اس کے رسول کی طرف سے کسی نوع کی مالی قربانی کا کوئی مطالبہ ہوا یہ نیک اور سعید روحیں والہانہ انداز میں لبیک

کہتے ہوئے آگے بڑھیں اور انہوں نے حسب مراتب اپنا سب کچھ راہ خدا میں نچھاور کر دیا۔ خلفاء راشدین اور جلیل القدر صحابہ کرام ہی کی طرح قربانی وایثار کی پیکر صحابیات بھی آگے آئیں۔ رفتہ رفتہ جنت کے خریداروں کی یہ قطار لمبی ہوتی چلی گئی۔ اور ہزاروں سے تجاوز کر گئی۔ ان سب کی نگاہوں میں یہ بڑا ہی سستا سودا تھا۔ بہت مبارک تجارت تھی۔ جس میں خسارے کا کوئی بھی اندیشہ نہیں تھا۔ ان کے دلوں میں موجزن قربانی وایثار کے اسی مومنانہ جذبہ کے مدنظر خدائے ذوالعرش نے بھی انہیں رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ کے تمغہ خوشنودی سے سرفراز کیا اور دنیا میں ہی انہیں جنت کی بشارت عطا فرما دی۔

ان ہی راستباز اور برگزیدہ وجودوں سے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ۔ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ چنانچہ اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ مسلمان جب تک سلف صالحین کے نقوش قدم پر گامزن رہے وہ ہر شعبہ عمل میں دن دونی اور رات چوگنی ترقیات حاصل کرتے چلے گئے۔ مگر جیسے ہی انہوں نے اس روشن ڈگر کو خیر باد کہا ہر میدان میں شکست و ناکامی ان کا مقدر بن گئی۔ اور اسلام چاروں طرف سے اغیار کے حملوں کا شکار ہو کر مایوسی اور افراتفری کے عالم میں گرفتار ہو گیا۔

ہر سُو چھائے ہوئے یاس وقنوطیت کے اِن ہی دبیز سایوں میں مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے باذن الٰہی تجدید و احیاء دین کا بیڑا اٹھایا۔ اور 23 مارچ 1889ء کو بمقام لدھیانہ ایک ایسی فدائی جماعت کی بنیاد رکھی جس کا ہر فرد نشہ حُبّ اسلام سے سرشار تھا۔ اس مقدس گروہ کے ہر فرد نے باری باری آپ کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھ کر منجملہ دیگر شرائط بیعت کے اس اہم شرط کو بھی ہمیشہ حرز جان بنائے رکھنے کا پختہ عہد کیا کہ وہ:۔

”دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔“

(اشتہار ”تکمیلِ تبلیغ“ 12 جنوری 1889)

اسی عہد بیعت کی مناسبت سے حضور نے اپنے متبعین کو اس امر کی تلقین فرمائی کہ:۔

”ہر شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کی مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔ ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے۔ تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بلاناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔“

(کشتی نوح بحوالہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 38)

نیز فرمایا:۔

”اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو!! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو!!! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ اور اپنی زندگی اور اپنا آرام اور اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اِس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کرسکتا تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔“

(فتح اسلام بحوالہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 33)

مامور زمانہ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کرنے والا یہ وہ پاکباز گروہ تھا جو مسیح محمدی کی آواز مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللهِ کے جواب میں نَحْنُ أَنْصَارُ اللهِ کا نعرہ بلند کرتے ہوئے آگے بڑھا اور الہام الٰہی يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ کا ہو بہو مصداق بن کر ہمیشہ کے لئے آپ کا معین و مددگار بن گیا۔ بمطابق ارشاد نبوی یہ وہ منظم روحانی جماعت تھی جو ہر آن اپنا تن، من اور دھن مامور وقت کے ایک اشارہ پر قربان کرنے کے لئے ہمیشہ کمر بستہ رہی۔ آیئے! شمع صداقت کے ان پروانوں کے بے پناہ جذبہ خلوص وایثار کے چند ایمان افروز واقعات سماعت کیجئے:۔

- صدیقیت اور فاروقیت کے جذبہ سے سرشار حضور کے انتہائی مخلص اور فدائی رفیق حضرت حکیم مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ نے کمال ارادت کے ساتھ آپ کی خدمت میں تحریر کیا:۔

”میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا“

(فتح اسلام بحوالہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 36)

حضرت مولانا ممدوح کے یہ منکسرانہ الفاظ محض محبت وعقیدت کا سطحی اظہار نہیں تھے۔ بلکہ عملی طور پر بھی آپ نے اپنا سارا مال دین کی راہ میں خرچ کر کے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ کے نمونوں کو زندہ کر دیا۔

- حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کے اخلاص اور فدائیت کا بھی یہ عالم تھا کہ مقدمہ گورداسپور کے سلسلہ میں جماعت کو درپیش مالی ضروریات کا انہیں حضور کی ایک تحریک سے علم ہوا۔ اتفاق سے اسی روز انہیں قریباً /450 روپے تنخواہ ملی تھی۔ آپ نے بلادریغ وہ ساری رقم حضور کو بھجوادی۔ ایک دوست کے یہ کہنے پر کہ آپ کو کچھ رقم گھر کی ضروریات کے لئے بھی رکھ لینی چاہیئے تھی۔ برجستہ جواب دیا کہ خدا کا مامور کہتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے۔ تو پھر اور کس کے لئے رکھ سکتا تھا۔ آپ مالی خدمات میں اس درجہ آگے بڑھے کہ بالآخر حضور علیہ السلام کو انہیں لکھنا پڑا کہ اب آپ کو مالی قربانی کی ضرورت نہیں۔

- اوائل زمانہ میں ایک مرتبہ بمقام لدھیانہ ایک تبلیغی اشتہار کی اشاعت کے لئے حضورؑ کو ساٹھ روپے کی ضرورت پیش آئی۔ حضورؑ نے اِس خدمت کے لئے حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کے مشورہ سے جماعت کپورتھلہ کو منتخب فرمایا۔ مگر حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ نے جماعت کپورتھلہ کے کسی بھی فرد سے ذکر کئے بغیر انتہائی رازداری سے اپنی اہلیہ کا ایک زیور فروخت کیا اور رقم لا کر حضورؑ کی خدمت میں پیش کر دی۔ اس بات کا علم ہونے پر حضرت منشی اروڑا صاحبؓ کپورتھلوی مسلسل چھ ماہ تک ان سے سخت ناراض رہے۔

- خود حضرت منشی اروڑا صاحب کپورتھلویؓ ابتداءً پندرہ روپے ماہوار پر ملازم تھے۔ حضور علیہ السلام کی وفات کے چند ماہ بعد قادیان آئے اور انہوں نے تین پاونڈ یہ کہہ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کی خدمت میں پیش کئے کہ یہ اماں جان کو دیدیں۔ اور اتنا کہتے ہی وہ بلک بلک کر رونے لگ گئے۔ کچھ دیر بعد جب دل کا غبار کچھ ہلکا ہوا تو دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ میں بہت غریب آدمی تھا۔ جب بھی قادیان آتا تو دیکھتا کہ اُمراء سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑی بڑی رقمیں خرچ کرتے ہیں۔ میرے دل میں بھی خواہش پیدا ہوتی کہ کاش میں بھی حضور کی خدمت میں چاندی کی بجائے سونے کا سکہ پیش کرسکتا۔ جب میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی تو میں نے ایک ایک کر کے تین پاونڈ خریدے۔ مگر جب دل کی آرزو پوری ہوئی تو... یہ کہہ کر وہ پھر زار و قطار رونے لگے۔ اور روتے روتے ہی انہوں نے اس فقرہ کو یوں مکمل کیا کہ جب پاونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضور کی وفات ہو گئی۔

- حضرت چوہدری رستم علی صاحبؓ کی بحیثیت سب انسپکٹر اسی روپے ماہوار تنخواہ تھی۔ جس میں سے ہر ماہ باقاعدگی کیساتھ چندہ بھجواتے۔ رفتہ رفتہ ترقی پا کر پراسیکیوٹنگ انسپکٹر بنے اور تنخواہ میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ جس پر انہوں نے تحریر کیا کہ یہ اضافہ محض حضور کی دُعاؤں کے طفیل حضور ہی کے لئے ہوا ہے۔ اس لئے اب میں ماہانہ ایک سو کی بجائے ایک سو اسی روپے بھجوایا کروں گا۔ آپ اپنے اس عہد پر تادمِ واپسیں کاربند رہے۔ اور جب کسی نے دریافت کیا تو اشکبار آنکھوں سے جواب دیا کہ حضرت اقدس کے رخِ انور کی ایک جھلک میری اس حقیر قربانی سے کہیں زیادہ بیش قیمت تھی۔

- حضور نے منارۃ المسیح کی تعمیر کی تحریک فرمائی تو حضرت منشی شادی خان صاحبؓ سیالکوٹی نے چارپائیوں کے علاوہ گھر کا سارا سامان تین سو روپے میں فروخت کر کے پوری رقم حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ جس پر حضرت اقدس نے خوشنودی کے اظہار کے ساتھ فرمایا کہ آپ نے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نمونہ دکھایا ہے۔ یہ سنتے ہی واپس گھر گئے اور چارپائیاں بھی فروخت کر کے رقم چندہ میں دیدی۔

- حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیرویؓ تین صد روپیہ حضورؑ کی خدمت میں بھجوا چکے تھے۔ مگر جیسے ہی انہیں علم ہوا کہ ازالہ اوہام کی طباعت کے لئے حضور کو رقم کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اسی وقت بیوی کے کچھ زیورات فروخت کر کے ایک سو روپیہ مزید قادیان بھجوا دیا۔

- حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلویؓ نے صرف چھ روپے ماہوار تنخواہ پانے کے باوجود ایک سو پچپن روپے کی شکل میں اپنی کئی سال کی جمع پونجی حضور کی خدمت میں پیش کی۔

- موضع سیکھواں کے تین غریب کشمیری برادران حضرت میاں جمال الدین صاحبؓ، حضرت میاں خیرالدین صاحبؓ اور حضرت میاں امام الدین صاحبؓ جو شاید روزانہ تین چار آنے کی مزدوری کرتے تھے نے بھی اپنی کل جمع کردہ رقم پچاس روپے بصد انکسار حضور کی خدمت میں پیش کئے۔

- حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ کے پاس چندہ لینے والے آئے۔ اس وقت ان کے پاس نقد رقم موجود نہیں تھی۔ البتہ تھوڑا سا آٹا گھر میں موجود تھا۔ آپ نے وہی چندہ میں دے دیا اور خود بھوکے ہی سو گئے۔

- حضرت میاں شمس الدین صاحب درویش جسمانی طور پر اپاہج ومعذور اور نادار صحابی تھے۔ آپ نے 1919ء میں نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی اور 1950ء میں وفات پائی۔ لیکن غناء اور فدائیت کا یہ عالم تھا کہ عملاً انہوں نے نظام وصیت کے قیام سے بھی چار سال قبل یعنی 1901ء سے لیکر اپنی وفات کے چالیس سال بعد یعنی 1990 تک کا چندہ وصیت ادا کیا۔

- حضرت میاں محمد حسین صاحب مددگار کارکن دفتر میگزین قادیان توسیع مسجد مبارک کے لئے حسب استطاعت چندہ کی ادائیگی کر چکے تھے کہ محض اپنے بیٹے کی ایک خواب کی بناء پر انہوں نے اپنی اہلیہ مرحومہ کا بچا کھچا زیور بھی مسجد کی توسیع کے لئے چندہ میں دیدیا۔

- حضرت میاں نظام الدین صاحب کپورتھلویؓ اِس درجہ نادار صحابی تھے کہ بذریعہ ریل

قادیان آنے کی استطاعت بھی نہیں تھی۔آپ بصدشوق پاپیادہ قادیان آئے اور دوآنے بطور نذرانہ حضور کی خدمت میں پیش کئے جو حضور نے بخوشی جزاکم اللہ کہہ کر قبول فرمائے۔چندروز بعد جب وہ واپس جانے لگےتو حضور نے انہیں کچھ دیر رکنے کا ارشادفرمایااور گھر سے سات یا آٹھ روپے لاکرانہیں عنایت فرمائے۔

سامعین کرام! مالی قربانیوں کے باب میں دور ثانی کے ان ممتازاور جلیل القدر صحابہ کی طرح صحابیاتؓ نے بھی کئی درخشندہ مثالیں قائم کیں۔مثلاً

• مسجد مبارک کی توسیع کے لئے حضور کی تحریک پر اُم المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا نے اپنا زیور فروخت کرکے ایک ہزارروپیہ چندہ دیا۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کے رات کے کھانے کا کوئی انتظام نہ ہوسکنے پر آپ ہی کا ایک زیور فروخت یا رہن کرکے کھانے کا سامان لایا گیا۔

اخبار الفضل کے اجراء کے لئے بھی آپ نے اپنی ایک ہزارروپیہ مالیت کی زمین چندہ میں دی۔

اسی طرح مسجد برلن (جرمنی) کے لئے بھی آپ نے اپنی ایک جائیداد فروخت کرکے پانچ صد روپے ادا کئے۔

• حضرت سیدہ اُمّ ناصر صاحبہؓ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی اخبار الفضل کے اجراء کے لئے اپنا بیش قیمت زیور پیش کیا۔جس کا ذکر کرتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا:۔

"خداتعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں اُسی طرح تحریک کی جس طرح حضرت خدیجہؓ کے دل میں رسول کریم ﷺ کی مدد کی تحریک کی تھی۔الفضل اپنے ساتھ میری بے بسی کی حالت اور میری بیوی کی قربانی کو تازہ رکھے گا۔"

(مجلہ لجنہ اماء اللہ بتقریب صدسالہ جشن تشکر صفحہ 93)

• حضرت کریم بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت منشی امام الدین صاحبؓ کے پاس کافی زیور تھا۔جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تعمیر مسجد لندن کے لئے مستورات کو چندہ کی تحریک فرمائی تو آپ نے اپنی والدہ مرحومہ کی نشانی کے طور پر صرف ایک زیور اپنے پاس رکھ کر باقی تمام زیور پیش کردیا۔

• حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ نے اپنی اہلیہ کو صرف ایک مرتبہ سونے کی بالیاں بنوا کردیں۔جو چندروز بعد ہی غائب تھیں۔دریافت کرنے پر اہلیہ نے بتایا کہ اللہ سے سودا کرلیا ہے۔انہیں مسجد فضل لندن کے چندہ میں دے آئی ہوں۔

سامعین کرام ! سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنے دعویٰ مسیحیت (جنوری 1891ء) سے اپنے وصال مبارک (26 مئی 1908ء) تک ستارہ 17 انقلاب آفریں مالی تحریکات فرمائیں اور آپ کے جاں نثار صحابہ وصحابیات نے آپ کی ہر تحریک پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے تزکیہ اموال کی عدیم المثال روشن مثالیں قائم کیں۔خود حضور علیہ السلام کے قلب صافی میں موجزن جذبہ قربانی وایثار کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اپنی پہلی معرکۃ الآراء تصنیف براہین احمدیہ جزاوّل میں اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اسلام کی صداقت وحقانیت کے ثبوت میں دیئے گئے دلائل کا جواب لکھنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ انعام دیئے جانے کا اعلان فرمایا۔اُس زمانہ میں آپ کی کل غیر منقولہ جائیداد کی قیمت کم وبیش دس ہزار روپے ہی تھی۔جو آج کے مارکیٹ ریٹ کے مطابق کروڑوں روپے کے برابر ہوتی ہے۔اعلائے کلمہ اسلام کی خاطر اپنی ساری جائیداد کو داؤ پر لگا دینا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔یہ کام اسلام کا کوئی سچا عاشق ہی کرسکتا تھا۔

شروع میں جلسہ سالانہ کے لئے کوئی چندہ نہیں ہوتا تھا۔بلکہ مہمانوں کے قیام وطعام کے تمام اخراجات حضور اپنے پاس سے فرماتے تھے۔ایک مرتبہ لنگر کے انتظام کے اخراجات کے لئے کوئی انتظام نہ ہوسکنے پر حضور نے رقم قرض لینے کا ارادہ فرمایا۔کچھ دیر بعد حضور نماز ظہر کے لئے مسجد تشریف لے گئے۔جب واپس تشریف لائے تو آپ مسکرارہے تھے۔فرمایا بعض دفعہ انسان خداتعالیٰ کے متواتر نشان دیکھنے کے باوجود بدظنی سے کام لیتا ہے۔میں نے بھی لنگر کے لئے رقم کا کوئی انتظام نہ ہوسکنے پر قرض لینے کا ارادہ کیا تھا۔مگر جب میں نماز کے لئے مسجد میں گیا تو ایک شخص جس نے میلے کچیلے کپڑے پہن رکھے تھے آگے بڑھا اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دیدی۔اس کی حالت کو دیکھ کر میں نے خیال کیا کہ اس میں کچھ پیسے ہوں گے۔مگر جب گھر میں آکر اسے کھولا تو اس میں سے کئی سو روپیہ نکلا۔

24 نومبر 1905ء کو حضورؑ نے باذن الٰہی تبلیغ واشاعت دین کے لئے معیاری قربانیاں کرنے والے مخلصین جماعت کے لئے بہشتی مقبرہ کا قیام فرمایا اور اس کے لئے وسیع رقبہ پر مشتمل اپنی ایک بیش قیمت زمین وقف فرمائی جو آج کے حساب سے کئی کروڑ روپے مالیت کی بنتی ہے۔جماعت کے لئے آپ کا یہ گرانقدر عطیہ بھی آپ کے فقیدالمثال جذبہ قربانی وایثار کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔

حاضرین کرام! یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اس نے ہمیں وقت کے اسی برگزیدہ مامور پر ایمان لانے اور آخرین کے خوش نصیب زمرہ میں شامل ہونے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔دور حاضر میں مالی قربانی کی جن چوٹیوں کو سر کرنے کی جماعت احمدیہ کو توفیق ملی ہے وہ تاریخ مذاہب میں یقیناً ایک درخشندہ باب کی حیثیت رکھتی ہے۔جماعت احمدیہ کے پاس تیل اور پٹرول کی کوئی دولت نہیں بلکہ اس کی کُل جمع پونجی تو محض وہ غریبانہ چندے ہیں جو مخلصین جماعت اپنا اور اپنے اہل وعیال کا پیٹ کاٹ کر ادا کرتے ہیں۔آج جبکہ ساری دنیا شدید مالی بحران سے دوچار ہے اور ہوشربا گرانی کے عفریت نے ہر طبقہ کو بے حال کررکھا ہے مخلصین جماعت کے معیار قربانی میں کوئی کمی آنے کی بجائے ہر سال بفضلہٖ تعالیٰ غیر معمولی اضافہ ہورہا ہے جس کی تازہ ترین مثال تحریک جدید کے وہ طوعی چندے ہیں جن میں فداکاران احمدیت نے سال گزشتہ کے بالمقابل گیارہ لاکھ باسٹھ ہزار سٹرلنگ پاونڈ یعنی قریباً نو کروڑ اُنتیس لاکھ اور ساٹھ ہزار روپے کی زائد قربانی پیش کرنیکی توفیق پائی ہے۔یہی حال جماعت کے دوسرے تمام چندوں کا ہے۔جن کا گراف بفضلہٖ تعالیٰ ہر سال بلند سے بلند تر ہورہا ہے۔اس جہت سے آج روئے زمین پر بجز ہمارے اور کوئی بھی جماعت ایسی نہیں ہے جو خود کو اللہ تعالیٰ کی اس آسمانی دعوت کا براہ راست مخاطب قرار دے سکے کہ

هَآَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (سورۃ محمد آیت:39)

یادرہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اسی آیت کریمہ کے حوالے سے ہمیں یہ خوشخبری عطا فرمائی تھی کہ:۔

"سنو! تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جارہا ہے۔یہ بہت بڑا اعزاز کا فقرہ ہے۔اگر آپ غور کریں تو دل اللہ کی حمد میں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کرکے خدا فرمارہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے۔اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے تمام عالم اسلام میں کسی پر صادق نہیں آتی۔هَآَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ کے لفظ نے ایک مزید زور پیدا کردیا۔سنو! تم ہی تو وہ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جارہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو

فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ لیکن یادرکھو کہ اگر بخل سے کام لوگے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لے رہے ہوگے۔تمہیں اس بخل کا کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔بلکہ الٹا نقصان ہے اور آنے والا وقت ثابت کردیگا کہ خدا کی راہ میں ہاتھ روک کر خرچ کرنے کے نتیجے میں تمہیں روحانی نقصان جو پہنچنا تھا پہنچا، مالی نقصان بھی بہت پہنچا ہے۔قرآن کریم کا پہلا خطاب هَآَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ کتنا سچا ہے جو آج جماعت احمدیہ کے سوا کسی پر اطلاق پا ہی نہیں سکتا، وہی سنت نبوی ﷺ اس زمانے کی، چودہ سو سال پہلے کی آج اگر کوئی جماعت زندہ کررہی ہے تو وہ احمدیہ جماعت زندہ کررہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 1998ء)

اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کیلئے دی جانے والی قربانیوں کی عظمت واہمیت کے اسی مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ ہمارے سامنے خواہ کسی قدر مشکلات ہوں ہم اپنے خون کے آخری قطرہ تک کو خداتعالیٰ اور اسلام کی راہ میں بہادیں۔اور اگر ہم اس کے لئے تیار نہیں ہیں، اگر ہم اس قربانی سے ہچکچاتے ہیں، اگر ہمیں ایسا کرنے میں کوئی تامل ہے تو اس کے معنی ہیں کہ ہمارا سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا محض ایک دکھاوا ہے، فریب ہے، مکاری ہے اور دغا بازی ہے۔

بیشک قربانیوں کا راستہ لمبا ہوتا جاتا ہے مگر اچھی طرح یادرکھو کہ جب تک کوئی قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اُسے قربانیاں کرنی پڑیں گی۔قربانی کے بغیر زندگی ممکن ہی نہیں۔اور جس دن کوئی قوم یہ چاہے کہ خداتعالیٰ اس سے قربانی کا مطالبہ نہ کرے، اس کو ابتلاء میں نہ ڈالے، تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ چاہتی ہے کہ خداتعالیٰ اُسے چھوڑ دے۔قربانی کے مطالبہ کے معنی یہ ہیں کہ خداتعالیٰ اُسے یاد کررہا ہے"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ نومبر 1944ء)

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ہمارا یہ اعزاز تقاضہ کرتا ہے کہ ہم تزکیہ اموال کے باب میں اپنے اسلاف کی درخشندہ روایات کو ہمیشہ زندہ رکھیں اور جماعت کی روزافزوں عالمی ضروریات کے مطابق انفاق کی اس مومنانہ شان کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔تا غلبہ اسلام کی اُن مبارک ساعتوں کو ہم اپنی زندگیوں میں بچشم خود مشاہدہ کرسکیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مامور کو پیہم بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

❁❁

دعاؤں کی عادت ڈالیں اور یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کریں۔

(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

ملکی رپورٹیں

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحمد للہ کہ گزشتہ ماہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ نہایت شایان شان طریق پر منعقد کئے گئے کثرت سے رپورٹیں آنے کی وجہ سے صرف ناموں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

سرکل بلارپور: ۔بلارپور، پاٹن، اچ جھری، بیتا وغیرہ۔

جماعت احمدیہ کولکتہ اور سرکل بنارس کی جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ منعقد کئے گئے۔

شولاپور: وڈمان، سانگری کاٹی، عثمان آباد، ماتن ہلی، اڑگئی، ساتن دوھنی، بوروٹی، چینچولی، پٹھان بستی، مالونڈی، یاولی، گوپھلی وغیرہ۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ، مسکرا، بہوا، خوردہ۔

اسی طرح ورنگل زون کی مختلف جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوئے۔

پنجاب: تھراج، موگا، صانو وال، سوچاں، لدھیانہ، جالندھر، امرتسر، پٹیالہ، چنڈی گڑھ، جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ منعقد کئے گئے۔

ہماچل پردیش: ڈنگوہ، بھیرہ سوتھر، بینی وال، باتھو، بالوگلو جماعتوں میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ منعقد ہوئے۔

گلبرگہ: بتاریخ ۵ فروری احمدیہ مشن ہاؤس دارالذکر گلبرگہ میں محترم قریشی محمد عبد اللہ صاحب صدر جماعت گلبرگہ کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد تقاریر کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ جلسہ میں مرد حضرات کے علاوہ خواتین اور بچے بھی شامل ہوئے۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رحمن خان۔ مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

سکندرآباد: بتاریخ ۵ فروری مسجد نور میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ مکرم محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عزیزم ثنا اللہ سبحان، اور احسان احمد طلحہ نے احادیث مبارکہ پڑھ کر سنائیں۔ عزیزم عدنان احمد نے آنحضرت ﷺ کی صداقت بصورت تائید الٰہی کے عنوان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ مکرم سفیان احمد طارق کی نعت خوانی کے بعد مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب سیکرٹری وقفِ نو اور تعلیم القرآن وقفِ عارضی سکندرآباد نے "آنحضرت صلعم اور انفاق فی سبیل للہ کے عنوان پر تقریر کی بعدہ سامعین کی دلچسپی اور اطفال کی بیداری کیلئے مختصر Quiz پروگرام رکھا گیا۔ اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

(حافظ سید رسول نیاز۔ مبلغ سلسلہ سکندرآباد)

کیرنگ: بتاریخ ۵ فروری کو شام سات بجے مکرم منور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد نظم مکرم اعجان صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم خیراہ سلام صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ بعدہ دوسری تقریر خاکسار میر عبد الحمید شاہد مبلغ انچارج کیرنگ نے کی۔ اسی طرح ۶ اور ۷ تاریخ کو محلہ محمود آباد۔ محلہ دار الفضل کی مسجدوں میں بھی جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ میں غیر احمدی احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ جلسہ کی حاضری پندرہ صد افراد تھی۔ الحمد للہ۔ (میر عبد الحمید شاہد۔ مبلغ انچارج کیرنگ)

ھبلی: بتاریخ 5 فروری جماعت احمدیہ ہبلی میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد عبد الواحد خان شاہد مبلغ سلسلہ ہبلی کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں مقررین نے مختلف موضوعات پر تقریر کیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کے اُسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (عبد الواحد خان شاہد۔ ہبلی)

جڑچلہ: بتاریخ 12 فروری جماعت احمدیہ جڑچرلہ کو جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس موقعہ پر خدام واطفال نے وقارعمل کر کے مسجد ناصر کے احاطہ کو صاف کیا اسی طرح بتاریخ 5 فروری بروز اتوار لجنہ اماء اللہ جڑچرلہ نے بھی جلسہ منعقد کیا۔ جبکہ مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام بتاریخ 12 فروری جلسہ منعقد کیا گیا۔ اگلے دن علاقہ کے کثیر الاشاعت اخبارات اینا ڈو ساکھشی میں اس کی خبریں نشر ہوئیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین (ایم اے زین العابدین معلم وقف جدید)

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

بتاریخ 20 فروری جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی درج ذیل جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ان جلسوں کے جماعت کے حق میں بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ رپورٹیں چونکہ کثرت سے آئیں ہیں اس لئے قارئین کی خدمت میں ان جماعتوں کے نام ہی شائع کئے جا رہے ہیں۔

اڑیسہ: سورو، بھدرک، تاراکوٹ، بیل پور، ہلدی پدا، گڑھ پدا، بادی پدا، راورکیلا، جاجپور روڈ، خوردہ۔

جماعت احمدیہ حیدرآباد، جماعت احمدیہ بھاگلپور، برہ پورہ، جماعت احمدیہ کولکتہ، بنارس۔

پنجاب: سرکل امرتسر، دڑے والی، خانپور، رعیہ، کالیکی، گدلی، جودھانگری، زیرہ، ملاں وال، میاں والی، میراں کوٹ، نہام۔

سرکل پٹیالہ: رڑکی، پرام پور، چنڈی گڑھ، جاگو، شمس پور، کھنہ۔

سرکل جالندھر: بستی دانشمنداں، وارث پور، پنڈوری، کراڑی، ٹگا سدھانہ، ہوشیارپور، اٹھوال، بھوگپور، بہرام۔

آندھرا پردیش: عادل آباد، ورنگل۔

کنورستی: یادگیر: بتاریخ ۵ فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی جانب سے جلسہ سیرت النبی ﷺ اور یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا اس موقع پر خدام واطفال کے علمی وورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کئے گئے۔

(مصور احمد دنڈوتی)

جمشیدپور: ۵ فروری اور ۲۰ فروری کو جلسہ ہائے سیرت النبیؐ اور یوم مصلح موعود منعقد کئے گئے۔

(افتخار احمد خان)

بھاگلپور: جماعت احمدیہ بھاگلپور میں ۲۰ فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ تلاوت نظم وتقاریر کے بعد دعا پر یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ (محمد حمید اللہ مبلغ سلسلہ بھدرک)

گلبرگہ: بتاریخ 20 فروری احمدیہ مشن ہاؤس دار الذکر میں زیر صدارت محترم قریشی محمد عبد اللہ صاحب جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود مکرم عبد الرؤف صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مصلح موعودؓ کی سیرت کے موضوع پر تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رحمن خان۔ مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

برہ پورہ: بتاریخ 20 فروری عد نماز عشاء زیر صدارت مکرم جلیل اختر صاحب جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد متن مکرم سید اشرف صاحب نے پڑھا بعد ازاں تقاریر اور نظموں کا سلسلہ شروع ہوا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ کی کاروائی ختم ہوئی۔

(سید آفاق احمد معلم برہ پورہ)

سکندرآباد: بتاریخ 20 فروری صبح نماز تہجد سے ادا کی گئی۔ مسجد نور میں بعد نماز عصر مکرم محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم سید اظہر علی صاحب سیکرٹری دعوت الیٰ اللہ نے متن پڑھ کر سنایا بعد ازاں مکرم عرفان احمد سہگل صاحب ناظم تبلیغ نے "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد عزیزم ثنا اللہ سبحان نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے عنوان پر تقریر کی۔ ناصرات الاحمدیہ نے مکالمہ پیش کیا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی سیرت کے حوالہ سے گفتگو کی گئی۔ اختتامی خطاب اور تقسیم انعامات ودُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ سکندرآباد)

بسنہ: احمدیہ مسلم جماعت بسنہ چھتیس گڑھ نے مورخہ 20 فروری بعد نماز مغرب وعشا زیر صدارت سید قمر الدین صاحب صدر بسنہ جلسہ مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے آخر میں دعا ہوئی۔

مانڈھر: مورخہ 20 فروری زیر صدارت مکرم سید کمال الدین صاحب صدر جماعت مانڈھر جلسہ مصلح موعود بعد نماز مغرب وعشا کیا گیا۔ جلسہ کے آخر میں دعا ہوئی۔ (حلیم احمد مبلغ انچارج چھتیس گڑھ)

آندھرا پردیش: ماہ مارچ میں ورنگل زون آندھرا پردیش کی درج ذیل جماعتوں کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منانے کی توفیق ملی۔ کٹا کشپور، پدرام، پرہ گنڈہ، جنگ پلی، پرکارپلی، اٹکالہ۔

اعلان نکاح

خاکسار کی پوتی مسماۃ ڈاکٹر امۃ الشافعی بنت مکرم محمد عظیم الدین صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح بتاریخ 4 نومبر 2011 مسمی مکرم ڈاکٹر کاشف احمد ابن مکرم مشتاق احمد بشیر صاحب ساکن کینیڈا کے ساتھ مبلغ -/56000 ہزار U.S ڈالر حق مہر پر مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ سلسلہ نے بعد نماز جمعہ مسجد بیت الحمد مومن منزل حیدرآباد میں پڑھا۔ مسماۃ امۃ الشافعی سلمہا اللہ مکرم مرحوم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی پڑپوتی ہیں اور مکرم مرحوم منظور احمد چیمہ صاحب کی نواسی ہیں جبکہ مکرم ڈاکٹر کاشف احمد صاحب مکرم مرحوم غلام قادر شرق صاحب بنگلوری کے پڑپوتے ہیں۔ نکاح کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے تمام قارئین بدر سے دُعاؤں کی درخواست ہے۔ (سیٹھ محمد بشیر الدین۔ حیدرآباد)

تربیتی کیمپ وتقریب بسم اللہ وآمین

دھولپور: بتاریخ 22 جنوری 2012 دھولپور میں ایک روزہ تربیتی کیمپ اور تقریب بسم اللہ وآمین کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید سے کیمپ کا آغاز ہوا۔ مکرم علی قادر صاحب نے تربیت اولاد وعبادت کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد اطفال وناصرات کی تقریب بسم اللہ وآمین منعقد ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ (طاہر احمد گلبرگی۔ مبلغ سلسلہ بھرتپور)

تربیتی اجلاسات جماعت ہائے احمدیہ ہماچل

پنجاور: بتاریخ 18 جنوری 2012 بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم فتح محمد صاحب صدر جماعت تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم و نظم سے ہوا۔ مکرم فروز علی صاحب معلم سلسلہ نے نماز کی اہمیت پر خطاب کیا صدرِ جلسہ نے آخر پر دُعا کروائی۔

ٹھٹھل: بتاریخ 29 جنوری 2012 بعد نماز مغرب وعشاء تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم دلاور خان صاحب زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ مکرم محمد رفیع صاحب معلم سلسلہ ٹھٹھل نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ڈنگوہ: بتاریخ 20 جنوری 2012 بعد نماز مغرب وعشاء تربیتی اجلاس مکرم خورشید عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم افتخار احمد بٹ صاحب معلم سلسلہ نے نماز باجماعت کی اہمیت اور مسجد کے آداب کے متعلق احباب جماعت کو توجہ دلائی آخر پر صدرِ اجلاس نے دُعا کروائی۔

بینی وال: بتاریخ 20 جنوری 2012 بعد نماز مغرب وعشاء ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم ناظم اطفال صاحب منعقد ہوا۔ مکرم انور ڈار صاحب نے تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

کھیڑا: بتاریخ 19 جنوری 2012 بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم صدر جماعت کھیڑا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم انیس احمد صاحب معلم سلسلہ کھیڑا نے نماز کی اہمیت اور چندہ جات کا تعارف کروایا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سکھال: بتاریخ 20 جنوری 2012 بعد نماز عصر جماعت احمدیہ موجوال میں مکرم سید آفاق صاحب معلم سلسلہ کی صدارت میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ صدر اجلاس نے تعلیم و تربیت اور اسلامی معلومات کے بارے میں روشنی ڈالی۔ دُعا کے بعد جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

بالو گھلا: بتاریخ 25 جنوری 2012ء زیر صدارت صدر جماعت مکرم شریف صاحب تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم سلطان بھٹی صاحب معلم سلسلہ نے نماز کی اہمیت اور قرآن کریم کی عظمت کے موضوع پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (نذیر احمد مشتاق۔ زونل مبلغ انچارج ہماچل)

تربیتی کیمپ

ہریانہ: الحمدللہ مورخہ 18.19 فروری 2012 کو جیند مشن ہاؤس میں صوبہ ہریانہ کے دوزون کی جملہ جماعتوں کے عہدیداران جماعت کا تربیتی ریفریشر کیمپ منعقد ہوا۔ جس میں 200 عہدیداران جماعت شامل ہوئے مرکز احمدیت قادیان سے محترم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ اور محترم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین اور محترم مولانا تنویر احمد خادم صاحب شریک ہوئے۔ مرکزی نمائندگان نے دوروزہ کیمپ میں حاضر عہدیداران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خصوصی طور پر مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(طاہر احمد طارق امیر ہریانہ زون جیند)

ہبلی: (کرناٹک) سرکل کرناٹک ساؤتھ زون میں جماعت احمدیہ پلوتی میں مورخہ 18 جنوری کو ایک روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس تربیتی کیمپ میں پلوتھی، ملک واڑ، ماڈلی، ہوسور، بیلنٹی، گونول جماعتوں سے تقریباً 350 خدام واطفال وانصار شامل ہوئے۔ تربیتی کیمپ کا نماز تہجد سے آغاز ہوا۔ نماز فجر درس القرآن کے بعد پنڈال لگایا گیا۔ بعدہ دوپہر ساڑھے بارہ بجے افتتاحی پروگرام کا آغاز مکرم مولوی طارق احمد صاحب زونل امیر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور اس کے کنڑ ترجمہ کے بعد خدام واطفال نے عہد دہرایا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ افتتاحی پروگرام کا اختتام ہوا بعدہ بچوں کے علمی پروگرام منعقد کئے گئے، ان پروگراموں میں حصہ لینے والے خدام واطفال کی تعداد 70 تھی۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری خدمات قبول فرمائے۔ آمین۔ (طیب احمد خان مربی سلسلہ سرکل انچارج ہبلی)

ورنگل: بتاریخ 5و6 فروری 2012 ورنگل میں دوروزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں خدام و اطفال کی تربیتی کلاسز لگائی گئیں اس موقعہ پر مرکز سے آئے ہوئے ریفریشر کورس سے تیاری کرائی گئی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ (ایم اے جعفر خان۔ ورنگل)

دھلی۔ بتاریخ 26-27-28 جنوری 2012 احمدیہ مشن دہلی میں تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب بعد نماز ظہر شروع ہوئی۔ جس میں محترم امیر صاحب نے اس تربیتی کیمپ کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ بعد دُعا یہ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

26 جنوری کو ایک جلسہ فضائل قرآن اور تقریب آمین بھی ہوئیں۔ اس کے بعد دو دن تک تربیتی کلاسز جاری رہیں جن میں اطفال وناصرات دہلی کو ابتدائی دینی معلومات، نماز اور قرآن مجید پڑھنا سکھایا گیا۔

28 جنوری کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں کیمپ میں ہونے والے پروگراموں میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے اطفال وناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ (سید عبدالہادی کاشف۔ مبلغ سلسلہ دہلی)

سرکل محبوب نگر: مورخہ 14-15-16 جنوری کو سہ روزہ تربیتی کیمپ زیر اہتمام نظارت اصلاح وارشاد قادیان بمقام جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ منعقد ہوا۔ افتتاحی پروگرام، مکرم زونل امیر صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت نظم کے بعد مکرم عبدالعزیز صاحب قائد مجلس چنتہ کنٹہ نے خدام واطفال کا عہد پیش کیا۔ بعدہ خاکسار نے تربیتی کیمپ کے اغراض ومقاصد اور اس کی اہمیت بیان کی۔ اس کیمپ میں 65 اطفال و خدام نے شرکت کی۔ کیمپ میں قرآن مجید۔ حدیث۔ نماز۔ اور دینی معلومات ودُعائیں سکھائی گئیں۔ آخر میں طلبا کا دینی امتحان بھی لیا گیا۔ اس کیمپ کا اختتامی اجلاس مکرم محمود احمد بابو صدر جماعت چنتہ کنٹہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں کلاسز میں نمایاں پوزیشن لینے والے شاملین کو انعامات دیئے گئے۔ صدارتی خطاب ودُعا کے ساتھ کیمپ اختتام کو پہنچا۔ (شبیر احمد یعقوب۔ سرکل انچارج محبوب نگر)

سرکل بیتا: بتاریخ 9-10-11 دسمبر 2011 سرکل بیتا میں ایک سہ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں وام پو بھجور یا سرکل بیتا کے نومبائعین کو ابتدائی دینی معلومات نماز، روزہ، قرآن مجید وغیرہ کے مسائل آسان پیرائے میں سمجھائے گئے۔ آخر پر اس میں شامل ہونے والے اراکین کا امتحان بھی لیا گیا جس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے درمیان اختتامی تقریب میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ (سید فضل باری مبلغ سلسلہ)

پلوتی: (کرناٹک) بتاریخ 18 جنوری بمقام پلوتی میں ایک تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار کو محترم امیر صاحب کے نمائندہ کے طور پر شرکت کی توفیق ملی۔ اس تربیتی کیمپ میں پلوتی، ماڈی، بیلنٹی جماعتوں سے 350 افراد نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر بچوں کو ابتدائی دینی معلومات، قرآن مجید، نماز سکھائی گئی۔ اور ان کے مقابلے کروائے گئے۔ جس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

(طارق احمد مبلغ سلسلہ)

امرتسر: (پنجاب) ماہ نومبر 2011 میں پنجاب کی مختلف جماعتوں، خانپورہ، شوشک، بھام، فیروزپور میں تربیتی کیمپ منعقد کئے گئے۔ جس میں خدام، اطفال اور ناصرات کو ابتدائی دینی معلومات سے روشناس کرایا گیا۔ اسی طرح نماز، اور قرآن کریم بھی سکھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(محمد کلیم، شیراز احمد۔ سکندر پاشا۔ معلمین سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نروانہ: بتاریخ 27 نومبر 2011 ضلع جیند کے نروانہ شہر میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ انعقاد سے قبل اخبارات کے ذریعہ جیند، فتح آباد، روہتک علاقوں میں خوب تشہیر کی گئی۔ کانفرنس ایک دھرم شالہ کے کھلے میدان میں ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس موقعہ پر علاقہ کے دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے معززین بھی شامل ہوئے۔ کانفرنس کا علاقہ پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (طاہر احمد طارق۔ زونل امیر جیند، ہریانہ)

احمدیہ مسلم وفد کی اعلیٰ افسران سے ملاقات اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

الحمدللہ کہ ماہ جنوری اور فروری میں محترم مظفر احمد صاحب امروہی کی قیادت میں احمدیہ مسلم وفد نے صوبہ یوپی کے اضلاع، آگرہ، ایٹہ، مینپوری میں پانچ IAS سات IPS اور دو RPF اور چار دیگر سینئر پولیس افسران کے ساتھ ملاقات کی۔ اس موقعہ پر ان اعلیٰ افسران کی خدمت میں قرآن مجید بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ اسی طرح اسلامی تعلیمات پر مشتمل رسالہ جات اور پمفلٹ بھی بطور تحفہ دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(عقیل احمد سہارنپوری۔ معلم سلسلہ)

موگرال، کیرلہ میں مجلس سوال وجواب

جماعت احمدیہ موگرال (کیرلہ) بتاریخ 26-27 فروری 2012 موگرال میں ایک مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا جس میں گردونواح کی سات آٹھ جماعتوں سے سو کے قریب احمدی احباب شریک ہوئے۔ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط کے ذریعہ جلسہ کی کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی دُعاؤں کی برکت سے دونوں دنوں کا جلسہ غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ ایک وہابی مولوی رفیق سلفی جنہوں نے مورخہ 20.1.12 احمدیت کے خلاف اعتراضات اور نہایت گندے الزامات لگاتے ہوئے دو گھنٹے کی تقریر کی تھی اور اس تقریر کی DVD قادیان ازم کے نام سے لوگوں میں تقسیم کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے مبلغین کو ان اعتراضات کا مدلل اور مثبت جواب دینے کی توفیق دی۔ اور کثیر تعداد میں لوگوں کو بڑے انہماک اور توجہ سے دونوں دن کی تقاریر سننے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں کے لوگوں کو ہدایت قبول کرنے کی توفیق دے اور وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے والے ہوں۔ اس جلسہ میں پینگاڑی، کنور، کوڈالی، کرولائی۔ تلشیری۔ منجیشور اور مینگلور کی جماعتوں سے احمدی احباب شریک ہوئے۔ (صدیق اشرف علی موگرال۔ کیرلہ)

بک اسٹال

سکندرآباد: بتاریخ 22 جنوری جماعت احمدیہ سکندرآباد نے سروجنی نائڈو کلاک ٹاور کے پاس چوراہہ پر ایک بک اسٹال کا انعقاد کیا۔ صبح ٹھیک 10 بجے سید اظہر علی صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ نے دعا کروا کر بک اسٹال کا باقاعدہ آغاز فرمایا۔ زائرین کے سوالات کے جوابات خاکسار نے دیئے۔ علاوہ ازیں اطفال و خدام نے تیلگو اور ہندی زبان میں مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بک اسٹال کے موثر نتائج ظاہر فرمائے اور لوگوں کو قبولیت احمدیت کی توفیق بخشے۔ آمین (حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ سکندرآباد)

سیمینار جامعۃ المبشرین قادیان

مورخہ 3 فروری بروز جمعرات جامعۃ المبشرین قادیان میں امسال کا پہلا سیمینار بعنوان "جہاد کی حقیقت" منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان نے کی۔ سیمینار کا آغاز حسب معمول تلاوت کلام پاک سے کیا گیا جو عزیز شریف احمد نے کی بعدہ نظم عزیز کمال احمد نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس سیمینار کی پہلی تقریر عزیز نصیر احمد نے بعنوان ''جہاد کی حقیقت از روئے قرآن و حدیث'' کی۔ عزیز نے قرآنی آیات اور احادیث سے جہاد کے معنی اور اس کی اقسام پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کی حقیقت بیان کی۔ بعدہ سیمینار کی دوسری تقریر عزیز فاروق احمد سیفی نے بعنوان "موجودہ دور میں مسلمانوں میں جہاد کا تصور اس کے نتائج اور جماعت احمدیہ کے نزدیک جہاد کی حقیقت" کی۔

اس تقریر میں موصوف نے مسلمانوں کا تصور جہاد بیان کرتے ہوئے اس کے بدنتائج بیان کئے۔ موصوف نے بتایا کہ مسلمانوں کی غلط تشریح کے نتیجہ میں اسلام کو اس وقت دہشت گرد مذہب قرار دیا جارہا ہے۔ موصوف نے اس تقریر میں جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن کریم و احادیث کے مطابق جو جہاد کی حقیقت ہے اس پر سیر کن بحث کی اور حضرت مسیح موعودؑ کے جہاد کے متعلق اقتباسات پیش کئے۔ دو تقاریر کے بعد محفل سوال و جواب منعقد کی گئی جس پر طلباء نے جہاد کے موضوع پر کثرت سے سوالات کئے۔ طلباء کے سوالات کا محترم صدر اجلاس اور دو اساتذہ کرام نے از روئے قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے تسلی بخش جوابات دیئے اللہ کے فضل سے یہ سیمینار ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ آخر پر صدارتی خطاب و دعا کے بعد یہ سیمینار اپنے اختتام کو پہنچا۔ (عاشق حسین گنائی۔ مدرس جامعۃ المبشرین قادیان)

فری آئی کیمپ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام قادیان دارالامان میں بتاریخ 18 ؍ مارچ 2012ء بروز اتوار نور ہسپتال میں ایک فری آئی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل آئی کیمپ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

اس آئی کیمپ کو منظم طور پر کامیاب بنانے کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے ایک سب کمیٹی تشکیل دی تھی جس کے تحت مختلف شعبہ جات از قسم تشہیر، رجسٹریشن، خدمت خلق، تواضع، پریس اینڈ میڈیا، صفائی و آب رسانی قائم کئے گئے۔ آئی کیمپ سے دو روز قبل قادیان اور اس کے گرد و نواح کے 75 سے زائد گاؤں میں نوٹس پوسٹرز اعلانات بذریعہ لاؤڈ اسپیکر علاوہ ازیں لوکل کیبل چینلز اور اردو، ہندی اور پنجابی کے 6 صوبائی اخبار میں کیمپ کے انعقاد کے تعلق سے خبر دی گئی تھی جس کے نتیجہ میں کثرت سے آنکھوں کے مریضوں کو اس فری کیمپ سے استفادہ کا موقعہ ملا۔

اس کیمپ میں ماہر چشم جناب ڈاکٹر گورتیج سنگھ رندھاوا صاحب MBBS, M.S (AFMC Pune) FIAS (AEH, Madurai) نے مریضوں کا معائنہ کیا۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

بتاریخ 18 ؍ مارچ 2012ء بروز اتوار صبح 10 بجے نور ہسپتال قادیان میں دعا سے آئی کیمپ کا افتتاح ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے دعا کروائی۔ اس تقریب میں ناظران کرام و ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت اور شہر کے دیگر معززین بھی شریک ہوئے۔ دعا کے بعد مریضوں کی نظم و ضبط کے ساتھ رجسٹریشن ہوئی اور محترم ڈاکٹر صاحب نے مریضوں کا معائنہ کرنا شروع کیا۔ اس فری آئی کیمپ میں ارد گرد 65 دیہات کے 385 مریضوں کا OPD ہوا اور ڈاکٹر صاحب کی تجویز کردہ ادویات مجلس کی طرف سے مفت تقسیم کی گئیں۔ 125 مریضوں کے لئے ڈاکٹر صاحب نے آپریشن تجویز کیا جو مختلف تاریخوں میں اسی ماہ کے اندر کروائے گئے۔ فری آئی کیمپ کے موقعہ پر مریضوں کے کھانے اور چائے کا بھی انتظام کیا گیا تھا صفائی کا بہترین انتظام تھا شعبہ خدمت خلق کے تحت مکمل نظم و ضبط کے ساتھ رجسٹریشن نمبر کی ترتیب کے مطابق ڈاکٹر صاحب نے مریضوں کا معائنہ کیا۔ جناب SMO صاحب Civil ہسپتال قادیان نے بھی آئی کیمپ کا معائنہ کیا اور اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔ صوبہ پنجاب کے مختلف اخبارات کے نمائندگان نے بھی اس فری آئی کیمپ کی Coverage کی۔ اللہ تعالیٰ مجلس کی اس حقیر مساعی میں بے حد برکت عطا فرمائے، اس کیمپ کے نیک و دور رس نتائج ظاہر فرمائے اور اس سلسلہ میں خدمت بجالانے والوں کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔ (رپورٹ مرتبہ شعبہ رپورٹنگ)

تربیتی جلسہ بعنوان نظامِ وصیت اور تحریک جدید و وقف جدید کی اہمیت

بتاریخ 11 مارچ 2012 صبح گیارہ بجے مسجد الحمد مومن منزل میں ایک تربیتی جلسہ نظام وصیت، تحریک جدید، وقف جدید کی اہمیت پر زیر اہتمام مجلس انصار اللہ، و خدام الاحمدیہ حیدرآباد منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم حمید غوری صاحب زونل زعیم انصار اللہ حیدرآباد نے فرمائی۔ اس اجلاس میں مہمان خصوصی امیر صاحب حیدرآباد اور محترم مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد تھے۔ اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (غلام نعیم الدین سیکرٹری اصلاح و ارشاد حیدرآباد)

اعلان نکاح

بتاریخ 18 مارچ بروز اتوار بعد نماز عصر ڈیفنس لاہور میں مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ لاہور کینٹ نے عزیزہ آمنہ ظفر ملک صاحبہ بنت الحاج کریم ظفر ملک صاحب کا نکاح ہمراہ ڈاکٹر منیب انور رک صاحب ابن مکرم محمد انور رک صاحب مبلغ 25 ہزار یوایس ڈالرحق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ آمنہ حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ روس و بخارا کی پوتی ہیں۔ عزیزہ آمنہ ظفر ملک صاحبہ کی والدہ محترم چوہدری شاہ محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے باعث برکت اور جماعت کیلئے نافع بنائے۔ آمین۔ (الحاج کریم ظفر ملک۔ لاہور)

منقولات:

دیش میں 35 کروڑ لوگ بھی غریبی لائن سے نیچے

یوپی، بنگال اور گجرات میں مسلمان سب سے زیادہ غریب

نئی دہلی: 20 مارچ (ایجنسی) دیش کی لگ بھگ تیس فی صد آبادی اب بھی غریب ہے۔ دوسرے الفاظ میں کہیں تو 35.46 کرور جنتا دیش میں اوسط 26 روپے روزانہ پر گزارہ کر رہی ہے۔ یہ حالت تب ہے جب دیش میں آرتھک وکاس کی شرح آزادی کے بعد تیز رہی ہے۔ پلاننگ کمیشن نے دیش کے غریبوں کی تعداد پر رپورٹ جاری کی ہے۔ تندولکر کمیٹی کے فارمولے پر تیار اس رپوٹ کے مطابق 2004.05 میں دیش میں غریبوں کی تعداد 40.72 کروڑ تھی جو 2009.10 میں گھٹ کر 29.8 فی صد ہو گئی ہے۔ دوسرے الفاظ میں تب 37.2 فی صد آبادی غریب تھی جن کی تعداد گھٹ کر 29.8 فی صد ہو گئی ہے۔ یہ اعداد و شمار یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ دیہاتی علاقوں میں غریبی دور کرنے کے پروگرام کو زیادہ کامیابی ملی ہے۔ کیونکہ اس دوراں دیہی غریبوں کی تعدا میں آٹھ فی صد گراوٹ آئی ہے جب کہ شہری علاقوں میں 4.8 فی صد غریب کم ہوئے ہیں۔ پلاننگ کمیشن کا جائزہ ایک طرح سے یوپی اے کی پہلی میعادات کا سیدھا جائزہ ہے پلاننگ کمیشن کے اعداد و شمار کئی اہم حقائق ظاہر کرتے ہیں جو آنے والے دنوں میں سرکاری پالسی طئے کرنے میں کافی ضروری ہو سکتے ہیں مثلاً انوسوچت جن جاتی کی 47.4 فی صد آبادی ابھی غریبی ک لائن کے نیچے رہتی ہے گاوں میں 42.3 فی صد انوسوچت جاتی 31.9 دوسری پچھڑی جاتی کے لوگ رہتے ہیں۔ شہری علاقوں میں بھی لگ بھگ یہی حالت ہے بہار اور چھتیس گڑھ کے انوسوچت جاتی اور انوسوچت جن جاتی کے لوگ غریب لائن کے نیچے رہتے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق سکھ تو شہری علاقوں میں عیسائی دھرم میں سب سے کم غریبی ہے۔ آسام اتر پردیش مغربی بنگال اور گجرات کے دیہی علاقوں میں سب سے زیادہ مسلمان غریب ہیں۔ بہار کے شہری علاقوں میں رہنے والے 56.5 فی صد مسلمان غریب ہیں۔" (بحوالہ ہندسماچار 21 مارچ 2012ء)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281, 04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھراپردیش

وصایا:: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر: 4971 میں حافظ محمد حسن انصاری ولد بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 40 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن پتھر کھیڑا ڈاکخانہ بھوٹ ضلع رامپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 26.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جائداد منقولہ وغیر منقولہ: ایک مکان موجودہ قیمت 65000 ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ماہانہ 3554 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرید ناصر — العبد: حافظ محمد حسن انصاری — گواہ: رسول سلام

مسل نمبر: 4972 میں محمد طاہر ولد محمد راشد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 22.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سردار احمد — العبد: محمد طاہر — گواہ: بشارت احمد

مسل نمبر: 4973 میں ندرت بیگم زوجہ محمد طاہر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.03.2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی جایداد منقولہ وغیر منقولہ: ساڑھے چار تولہ سونا اور ساڑھے چار تولہ چاندی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد طاہر — الامتہ: ندرت بیگم — گواہ: محمد راشد

مسل نمبر: 4974 میں رسول سلام ولد حکم راوت صاحب قوم گوی پیشہ معلم عمر 23 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ رانی گنج ضلع پرسا صوبہ نیپال بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1999 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ماہانہ 3705 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرید احمد ناصر — العبد: رسول سلام — گواہ: سردار محمد

مسل نمبر: 6610 میں عبد الحکیم ولد نجیب الرحمن قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن شیر گرام ڈاکخانہ کوگرام ضلع بیربھوم صوبہ پچھم بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.2.2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 2384 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فیض الاسلام — العبد: عبد الحکیم — گواہ: ستار کا ٹھات

مسل نمبر: 6605 میں محمد لئیق ولد محمد مستقیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ تگی ریا ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.12.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 4633 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مامون الرشید تبریز — العبد: محمد لئیق — گواہ: عطاء الٰہی احسن غوری

داخلہ دار الصناعت و اسامی

دار الصنعت قادیان میں نئے سال کے داخلے ماہ اپریل سے شروع ہو رہے ہیں۔ یہ داخلے ویلڈنگ آٹو موبائیل والیکٹریشن کے کورسز کیلئے ہیں۔

شرائط داخلہ: (۱) جو بچے ہندی جانتے ہیں اور کم از کم ساتویں یا آٹھویں پاس ہوں ان کو باقاعدہ N.S.I.C دہلی کا سرٹیفکیٹ بھی ملے گا۔ اور جو بھی اس کی سرکاری فیس ہوگی ادائیگی کرنی ہوگی۔ سرٹیفکیٹ کے لئے امتحان دینا ضروری ہوگا۔

(۲) وہ بچے جو ہندی نہیں جانتے وہ بھی داخلہ لے سکتے ہیں لیکن ان کو کسی قسم کا سرٹیفکیٹ نہیں ملے گا۔

آسامی: (۱) دار الصناعت میں Electrical Plumbring انسٹکٹر کی اسامی پر کی جانی ہے اس میں جو I.T.I کرنے کے بعد کچھ تجربہ رکھتے ہوں وہ بھی دار الصناعت میں درخواست دے سکتے ہیں۔

(مجید خان۔ پرنسپل احمدیہ ووکیشنل ٹریننگ سینٹر قادیان)

معلومات عامہ:

ریڈ کراس

ریڈ کراس ایک بین الاقوامی انسانی تنظیم ہے جس کے قائم ہونے کے شروعاتی دور میں اس کا لائحہ عمل صرف میدان جنگ میں زخمی سپاہیوں کی دیکھ بھال کرنا تھا لیکن آگے چل کر اس کی سرگرمیوں کو وسیع بنایا گیا اور انسانوں کو درپیش سبھی مسائل کو دور کرنا اس کا مقصد بنایا گیا دنیا کے تقریباً سبھی ممالک میں ریڈ کراس کی برانچیں ہیں جو جنگ اور امن دونوں حالتوں میں بلا امتیاز کام کرتی ہیں۔

ریڈ کراس کے عروج کی کہانی کافی دلچسپ ہے۔ اس تنظیم کے بانی ایک سوس بینکر جیاں ہینری دونانت تھے 24 جون 1859 کو وہ شمالی اٹلی کے لومبارڈی شہر اپنے کام کے سلسلہ میں گئے تھے اس وقت یہ شہر سول فیرو ینو جنگ کا مرکز تھا جو فرانسیسی اور آسٹریلیائی لوگوں کے درمیان لڑی جا رہی تھی۔ ہزاروں کی تعداد میں مرد عورت زخمی ہو چکے تھے ان میں متعدد کی پرائمری امداد کے فقدان میں موت ہو چکی تھی اس دل دہلا دینے والے منظر کا دونانت کے دل پر گہرا اثر پڑا۔ میدان جنگ میں دونوں طرف کے زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے اسے منظم کیا گیا ان کی کوششوں سے کئی لوگوں کی جان بچائی گئی۔

1862ء میں دونانت نے 'اے میموری آف سولفرینو' نامی کتاب لکھی۔ جس میں انہوں نے دنیا کے لوگوں کو خاص راحت سوسائیٹیاں قائم کرنے کی اپیل کی تھی چونکہ جنگ میں زخمی ہوئے لوگ لاچار لوگ تھے اور انسان ہونے کے ناطے ہر کسی کا فرض تھا کہ ان کی مدد کرے۔

1864ء میں جنیوا میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ اس وقت 16 ممالک نے ریڈ کراس قائم کرنے کی منظوری دی۔ سوئزرلینڈ کے جھنڈے میں لال پس منظر میں ایک سفید کراس بنا ہوا تھا اسکے برعکس اس تنظیم کے جھنڈے کو سفید پس منظر پر لال کراس دیا گیا اور اس کا نام بھی اسی کے مطابق ریڈ کراس رکھا گیا۔ اس طرح ریڈ کراس تنظیم وجود میں آئی۔

ریڈ کراس کے تین شعبے ہیں جن میں پہلا ریڈ کراس بین الاقوامی کمیٹی، یہ سوئزرلینڈ کے 25 شہروں کی ایک آزاد کمیٹی ہے۔ اس کا خاص دفتر جنیوا میں ہے دوسرا شعبہ ہے لیگ آف ریڈ کراس سوسائٹیز اور تیسرا نیشنل ریڈ کراس سوسائٹیز۔

جنگ کے وقت ریڈ کراس اور اس کی بین الاقوامی کمیٹی جنگ لڑ رہے ممالک اور نیشنل ریڈ کراس سوسائٹیز کے درمیان ثالث کے طور پر کام کرتی ہے یہ جنگی قیدیوں کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ اور ان کے لئے راحت کا انتظام کرتی ہے۔ یہ ان کی ڈاک کی نگرانی بھی کرتی ہے۔ اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ ان کا رابطہ بھی کرواتی ہے۔ ریڈ کراس طوفانوں بیماریوں اور قحط زدہ لوگوں کی خدمت بھی کرتی ہے۔ (بحوالہ اخبار ہند سماچار بتاریخ 11 مارچ 2012)

ایک احمدی نوجوان کا عجیب کارنامہ

اخبار دینک بھاسکر رائے پور ۸ جنوری چھتیس گڑھ ۲۰۱۲ء میں ایک احمدی نوجوان مکرم مظفر یونس صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب مرحوم بھاگلپور بہار کے بارہ میں ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جو قارئین بدر کیلئے پیش خدمت ہے (ادارہ)

اشاروں سے سکھایا ہیلی کاپٹر اُڑانا

اُپ متاواچھی (حیدرآباد) لاؤس کے میجر کرنل ایچ فینگ نہ انگریزی جانتے تھے نہ ہندی۔ وہ فلائنگ کی ٹریننگ لینے بھارت پہنچے۔ اب چیلنج بھارتیہ وایوسینا کے فلائنگ اسکوڈرن ونگ کمانڈر مظفر یونس کے سامنے تھا جو فینگ کی لاؤس زبان نہیں جانتے تھے انہوں نے سائن لینگویج (اشارہ کی زبان) کے ذریعہ ٹریننگ کا راستہ نکالا۔ چھ ماہ کی ٹریننگ کے بعد پچھلے سال جولائی میں فینگ کیپٹن بن گئے ہیں۔

فینگ کی ٹریننگ حیدرآباد میں شروع ہوئی۔ اُنہیں سکھانے کیلئے ہاتھ کے اشاروں اور کاغذ پر ڈرائنگ بنا کر یونس نے اپنی سائن لینگویج ایجاد کی ہے۔ ہر روز 12 گھنٹے کی کلاس۔ اگر 45 منٹ اڑان بھرنی ہوتی تو 4-5 گھنٹے تک سائن لینگویج سے آن گراؤنڈ ٹریننگ دیتے۔ (بحوالہ دینک بھاسکر چھتیس گڑھ 8 جنوری 2012)

یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت سے شرائط بیعت کا ایمان افروز تذکرہ اور احباب جماعت کی ذمہ داریاں

آج ہمارے محاسبے اور جائزہ کا دن ہے، شرائط بیعت پر غور کرنے اور اُس پر عمل کرنیکی تجدید کا دن ہے۔

پاکستان کے احمدیوں کے لئے خصوصی دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 مارچ 2012 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد کر رہی ہے۔ جس مقصد کو لے کر حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے تھے وہ آپ کے ماننے والوں سے ایک انقلاب کا تقاضا کرتا ہے اس انقلاب کے نتیجہ میں ہم ان برکتوں سے ہمیشہ مستفیض ہوں گے جن کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ ہر سال جب 23 مارچ کا دن آتا ہے تو ہمیں صرف اس بات کی خوشی نہیں ہونی چاہیے کہ ہم نے آج یوم مسیح موعودؑ منایا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس بیعت کا کیا حق ادا کیا جو حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر کی ہے۔ آج ہمارے محاسبے اور جائزہ کا دن ہے، شرائط بیعت پر غور کرنے کا دن ہے، شرائط بیعت پر عمل کرنیکی تجدید کا دن ہے۔ آج جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کے پورا ہونے کا دن ہے وہاں اس بات کا دن بھی ہے کہ ہم اپنے محاسبے کریں۔ پس اس اہمیت کے پیش نظر ہمیں اپنی بیعت کی شرائط کو یاد رکھنا چاہیئے۔

حضور انور نے یوم مسیح موعودؑ کے حوالہ سے شرائط بیعت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات بیان فرمائے اور اس بات کی طرف رہنمائی فرمائی کہ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی ہدایات پر دل وجان سے عمل کرنا چاہیئے۔ پہلی شرط بیعت کرنے والے کیلئے یہ ہے کہ:۔

بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو خواہ انسان ہو خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکروفریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا، کوئی رازق نہ ماننا۔ کوئی معزاور مذل خیال نہ کرنا کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا اپنا خوف اسی سے خاص کرنا پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اول ذات کے لحاظ سے توحید۔ یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔ دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق وصفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعور عبودیت میں دوسرے کو شریک نہ گردانا اور اسی میں کھوئے جانا۔‘‘

(بحوالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ 23)

بیعت کی دوسری شرط یہ ہے کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق وفجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

حضرت مسیح موعودؑ نفسانی جوشوں سے محفوظ رہنے اور زنا سے دور رہنے کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’قرآن شریف نے جو کہ انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدنظر رکھ کر حسب حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے **قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذالك ازکی لھم** کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہوگا فروج سے مراد شرمگاہیں ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان بھی شامل ہیں اس میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورتوں کا راگ وغیرہ سنا جائے۔ پھر یاد رکھا جائے کہ ہزار دو ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے آخر کار انسان کو ان باتوں سے رکنا ہی پڑتا ہے۔‘‘

(البدر جلد 3 صفحہ 34 مورخہ 8 دسمبر 1904ء صفحہ 6)

سوم:۔ یہ کہ بِلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نمازِ تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ وِرد بنائے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

’’سوائے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا‘‘ (بحوالہ کشتی نوح صفحہ 15)

چہارم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے، نہ کسی اَور طرح سے۔

پنجم:۔ یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذِلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم:۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعتِ ہَوا وہَوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرلے گا اور **قَالَ اللّٰہُ** اور **قَالَ الرَّسُوْل** کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم:۔ یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم:۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اِسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خُدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم:۔ یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت درمعروف باندھ کر اُس پر تاوقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دُنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

(اشتہار تکمیلِ تبلیغ 21 رجنوری 1889ء)

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ تعلیمات اور خواہشات ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ ہم سے چاہتے ہیں پس آج کے دن ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں اللہ تعالیٰ ہمیں نیکیاں بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کے لئے خصوصی دعا کی تحریک فرمائی۔

❋❋❋

ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کو ایک ڈگری ہولڈر یا ڈپلومہ ہولڈر Mechanical Engineer کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اس خدمت کے لئے اپنی جماعت کے صدر یا امیر صاحب کے توسط سے اپنی درخواست 30 اپریل 2012ء تک سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل کے ساتھ نظارت علیاء میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ۔

رہائش کی سہولت صدر انجمن احمدیہ فراہم کرے گی۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ضروری اعلان

چند سال قبل ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سیٹ جو دس جلدوں پر مشتمل تھا کو پانچ جلدوں کے سیٹ کی صورت میں طبع کیا گیا تھا۔ یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض ادارہ جات اور احباب کی طرف سے اس پانچ جلدوں والے سیٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اسے ’جدید ایڈیشن‘‘ کا نام دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اس سیٹ کی جلدوں کا حوالہ دیتے ہوئے ایڈیشن ۲۰۰۳ء یا مطبوعہ ۲۰۰۳ء (یا جو بھی سن طباعت ہو) لکھا جایا کرے۔ یہی ہدایت اُن تمام کتب کے ایڈیشنوں کے بارہ میں ہے جو ملفوظات کے علاوہ کسی دوسری کتاب کے سیٹ کی صورت میں یا علیحدہ کتاب کے ری پرنٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں یا آئندہ طبع ہوں گی۔

(منیر الدین شمس۔ ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 12 April 2012 IssueNo : 15

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S. $: 45 Euro
: 65 Canadian Dollar

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیّدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔

جب تک ہم میں سے ہر ایک اپنے اعمال کی فکر نہیں کرتا تب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد مکمل نہیں ہوتا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 مارچ 2012 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گذشتہ خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے حوالجات کی روشنی میں شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی، ان شرائط کو پڑھ کر ان پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپؑ ہمارے اندر اسلام کی حقیقی تعلیم داخل کر کے، ہماری اعتقادی تبدیلی کی اصلاح کر کے، ہم میں عملی تبدیلیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہ چاہا ہے کہ تقویٰ جو گم ہو گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کیا جائے۔ اس سلسلہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کا نمونہ دکھائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ جو جماعت قائم فرمائی ہے وہ اس میں شامل ہونے والوں کو خاص طور پر پاک کرنا چاہتا ہے پس ہم میں سے ہر ایک اپنے اعمال کی طرف نگاہ رکھے اور اپنی کمزوریوں کو بڑا کر کے دیکھے اور اسے دور کرنے کے لئے کوشاں ہو جائے۔ ہمارا احمدی ہونے کا دعویٰ اور حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کوئی معمولی دعویٰ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے افراد کو پاک کر کے ایک نظیر پیش کرنا چاہتا ہے۔ جب تک ہم میں سے ہر ایک اپنے اعمال کی فکر نہیں کرتا تب تک پاک تبدیلیاں اور انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا۔

ایک مقام پر حضرت مسیح موعودؑ اپنے اور اپنی جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شُعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور مُلحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتدا اُس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔“

(بحوالہ ازالہ اوہام صفحہ 137.138)

اسی طرح فرمایا:

”جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیّدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنّت حق اور جہنّم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے“

(بحوالہ ایام الصلح صفحہ 86.87)

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک عقائد کا تعلق ہے، جماعت احمدیہ کے عقائد کی ساری دنیا برتری قبول کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد سے وفات مسیح، نسخ فی القرآن، جہاد جیسے موضوعات پر آج دنیا جماعت احمدیہ کے عقیدہ کے ساتھ ہے۔ وہ لوگ جو جماعت کے خلاف ڈھٹائی کرتے ہیں، مخالفت میں کمر بستہ ہیں، ان کے پاس دلائل کوئی نہیں ہیں نہ قرآن سے نہ عقلی۔ پس عقیدے اور دلائل و براہین کے ساتھ احمدی اس مقام پر ہیں جہاں ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس کم علم احمدیوں کو اپنے علم کو بڑھانا چاہئیے۔ الحمد للہ جماعت کی اکثریت آج عقیدہ کے لحاظ سے مضبوطی پر قائم ہے۔ جو عقیدہ حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن و حدیث کی روشنی بیان فرمایا ہے وہ ہی حقیقی اسلام ہے۔ آپ نے حقائق اور عقیدہ پر مبنی نہایت ٹھوس علمی لٹریچر عنایت فرمایا ہے، جس کا غیروں پر بھی احمدی نہ ہونے کے باوجود اثر ہے، لیکن صرف عقیدہ کی اصلاح کے لئے ہی حضرت مسیح موعودؑ مبعوث نہیں ہوئے تھے بلکہ پاک تبدیلیاں اور عملی اصلاح اصل غرض تھی۔ ہمارے نیک عمل غیروں کیلئے خاموش تبلیغ ہیں۔ آج ہمیں اپنے عمل کو پہلے سے زیادہ بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ آج کل معاشرہ کے بد اثرات ٹی وی چینلز کے ذریعہ گھروں میں داخل ہو رہے ہیں ان سے محفوظ رہنے کے لئے خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پکارنا ہوگا ورنہ ان برائیوں سے بچنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے صرف حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت اور عقیدہ کی درستی کافی نہیں ہے اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے ہر ایک احمدی کو اپنا پختہ تعلق بنانا پڑے گا۔ اور نماز کے قیام کے ذریعہ سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں پختگی آتی ہے۔ پس خود بھی نماز قائم کریں اور اپنی اولاد کو بھی نماز کا عادی بنائیں۔ عہدے داران خاص طور پر نمازوں میں سستی نہ کریں۔ اگر ہر سطح اور تنظیم کے عہدیداران مسجد میں حاضر ہو جائیں تو مسجد کی رونقیں بڑھ جائیں۔ ہماری کامیابی اپنی عملی حالتوں کو اعتقادی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے میں ہے۔ اسی طریق سے ہم برائیوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ پس عملی حالتوں کی تبدیلی کے بنا ہمارا دعویٰ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کا ادھورا ہے۔ اصل چیز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے کام کیا جائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خصوصاً زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا حضور انور کی جملہ نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❁

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468